SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, September 01. 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty two minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

و من اظلم ممن افتری علی الله الکذب و هو یدعٰی الی الاسلام، والله لایهدی القوم الظّٰلمین- یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولوکره الکفرون- هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون- یاایها الذین امنوا هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم- تومنون بالله ورسوله و تجاهدون فی سبیل الله باموالکم و انفسکم، ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون-

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور اس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ اللہ تعالیٰ پر

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, September 01, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty two minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب و ھو یدعٰی الی الاسلام، واللہ لایھدی القوم الظٰلمین- یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولوکرہ الکفرون- ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون- یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم- تومنون باللہ ورسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم، ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون-

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور اس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ اللہ تعالیٰ پر

جھوٹ' بہتان باندھے اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے۔ مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے۔ (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو' اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

سورۃ الصف (آیات 11-7)

Mr. Acting Chairman: If you allow me

کہ میں leave applications پہلے پڑھ لوں۔ Then we will continue.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جیسے آپ کی مرضی ہے' ویسے میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا' ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: میں پہلے leave applications پڑھ لوں۔ سید جاوید علی شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 27 تا 29 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب محمد غفران خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ یکم ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب عبدالرازق خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 25 تا 31 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: نواب محمد ایاز خان جوگیزئی صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 29 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ یکم ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ راجہ پرویز اشرف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ لاہور میں پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث آج مورخہ یکم ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی حاجی صاحب۔

Discussion: Five Women Burried Alive

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! 29 تاریخ کو میں ذاتی مصروفیات کی بناء پر غیر حاضر تھا۔ دوسری صبح جب میں نے اخبارات پڑھے تو مجھے ان اخبارات کی خبر سے ایسا لگا کہ سینیٹ شاید تاریکیوں کے دور سے گزر رہا ہے۔ میری ایک بہن نے بلوچستان کے علاقے میں ہونے والے اس واقعہ کا ذکر کیا جس میں پانچ خواتین کو زخمی کر کے زندہ درگور کیا گیا کیونکہ وہ اپنا حق مانگ رہی تھیں۔ جناب چیئرمین! آپ برا نہ مانیے، ٹھیک ہے وہ علاقہ آپ کے ہمسائے میں ہے جہاں آپ رہتے ہیں لیکن دکھ اس بات سے ہوا کہ ایک معزز سینیٹر نے کہا کہ یہ ہماری روایات ہیں اور آپ اس پر بات نہ کریں۔ جناب چیئرمین! میرا تعلق عوامی نیشنل پارٹی سے ہے۔ باچا خان کی تحریک خدائی خدمتگار سے میرا ذاتی تعلق تقریباً 64 سال سے ہے۔ باچا خان نے ہمیں ہمیشہ انسانی حقوق جو کہ عین اسلام کے مطابق ہیں، ان کی تعلیم دی ہے۔ مجھے دکھ ہوا، جس دن یہاں یہ کہا گیا کہ یہ ہماری روایات ہیں، یہ ہماری بلوچ روایات ہیں تو چاہیے یہ تھا کہ یہ پورا

House walk out کر جاتا۔ جناب چیئرمین! ہم ہمیشہ بلوچستان کے حقوق کی بات کرتے ہیں۔ جب بھی بلوچستان پر بمباری ہوئی، جب بلوچستان پر ظلم ہوا، ہم نے بات کی، ہم نے ہمیشہ بلوچستان کے بچوں، عورتوں، مردوں، غریبوں اور امیروں، سب کی بات کی ہے۔ ہم نے بلوچستان کو صرف سرداروں کا بلوچستان نہیں جانا کہ وہ جب چاہیں، جس طرح چاہیں، وہاں کی خواتین پر ظلم کریں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں اور اخباری اطلاعات کے مطابق اس دن یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ آج اس مسئلے پر پوری رپورٹ پیش کریں گے۔ آج ہمیں اخباروں سے یہ پتا چلا کہ وہ رپورٹ یہ ہو گی کہ ان خواتین کو مرنے کے بعد دفن کیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ بڑا انصاف کیا گیا ہے کہ ان کو مار کر دفن کیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! چاہے مار کر دفن کریں یا نیم مردہ، نیم زندہ عورتوں کو دفن کریں، یہ ایک شرمناک وقوعہ ہے، جس کی ہم سب کو مذمت کرنی چاہیے۔ آج میری حکومت نے اگر اس بات کی مذمت نہ کی تو میں آج بقیہ اجلاس کا boycott کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اگر ولی بادینی صاحب، آپ---- Leader of the House has taken the floor.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد ایوان): جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس دن بھی گورنمنٹ نے اس واقعے کو سختی سے codemn کیا تھا۔ ہم نے یہ بات اس دن بھی کہی تھی اور میں آج بھی اس بات کو دہراتا ہوں کہ موجودہ حکومت، خصوصاً coalition government اور بالخصوص پاکستان پیپلز پارٹی اس واقعہ کی سختی سے مذمت کرتی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور coalition government کی طرف سے Advisor for Interior اس پر statement بھی دیں گے لیکن میں reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں اور اس دن یہ بات بھی کہی گئی تھی کہ شاید اس واقعے میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک صوبائی وزیر کے بھائی involve ہیں۔ میں نے ان سے فوری طور پر رابطہ کیا اور بات کی اور انہوں نے مجھے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ نہ ان کا بھائی، نہ ان کا کوئی رشتہ دار، نہ ان کا کوئی بھتیجا۔ کسی کا ان لوگوں سے کسی قسم کا کوئی link نہیں ہے سوائے اس

کے کہ ان کا tribe ایک ہے لیکن وہ نہ ان کا بھائی ہے' نہ کوئی رشتہ دار ہے۔ میں یہ بات for the record آپ کے سامنے رکھنا چاہتا تھا اور honourable Senator Bibi Yasmin نے House کی طرف سے ایک resolution بھی بنائی ہے' جس کو Opposition and Treasury Benches support کر رہی ہیں تو on this incident وہ resolution بھی آپ کے سامنے آ جائے گی اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا' we are absolutely clear, we condemn this incident اور بالخصوص جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے' آپ کو اس بات کا علم ہے کہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا اپنا track record ان معاملوں میں بڑا clear تھا اور یہ پارٹی انہی کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Advisor on Interior please take the House into confidence.

اس لیے کہ ابھی تک جو investigation ہوئی ہیں---

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ہو سکتا ہے کہ وضاحت کرنی پڑے---

جناب قائم مقام چیئرمین: جی چلیں' پہلے آپ اور بادینی صاحب بات کریں گے پھر آپ بات کریں--

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور جمعہ کو Senate میں جس طریقے سے یہ بات آئی' آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے اس وقت بھی احتجاج کیا' میرے سمیت کئی Senators کھڑے ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑے بنیادی سوالات ہیں' جنہیں ہمیں squarely face کرنا چاہیے۔ میں اپنی بات کہنے سے پہلے یہ بات کہوں گا کہ ہماری نگاہ میں یہ مسئلہ نہ Peoples Party کا ہے نہ کسی اور کا ہے۔ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے' یہ ایک اسلامی مسئلہ ہے' یہ خواتین کے حقوق کا مسئلہ ہے اور یہ خواتین کے ان حقوق کا مسئلہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیے۔ کوئی رواج کوئی جرگہ' ان حقوق کو واپس نہیں لے سکتا۔

جناب والا! پہلی بات یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو حق نکاح کے معاملے میں یہ حق

دیا ہے کہ اس کی مرضی سے یہ ہونا چاہیے' اس کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ولی کے سلسلے میں جو باتیں ہیں' اس میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے' چند مکاتب فکر ضروری سمجھتے ہیں لیکن فقہ حنفی جو عظیم اور سید کا قانون ہے' وہاں ولی کا ہونا ایک مفید چیز ہے لیکن اگر باقی شرائط جو شوہر اور بیوی کے درمیان ایک contract ہے' دونوں کی مرضی سے گواہی کے سامنے ہوتا ہے تو یہ نکاح کے قیام کے لیے کافی ہے۔ اس caseکے اندر یہ بات کہی گئی ہے کہ تین لڑکیوں نے اپنے خاندان کی اجازت کے بغیر شادی کی ہے' دو کو اس لیے مارا گیا کہ انہوں نے ان تین مظلوم لڑکیوں کا ساتھ دیا۔ پہلی بات یہ ہے کہ اسلام نے انہیں یہ حق دیا ہے اور اس حق کو کوئی ان سے نہیں لے سکتا اور اس حق کے استعمال پر ان کو جان سے مارنا ایک قتل ہے' انہی کا نہیں بلکہ ساری انسانیت کا ہے۔

دوسری بات کاروکاری کے بارے میں آتی ہے' اس case کی حد تک جو کچھ معلومات اب تک آئی ہیں' ان میں اس کا تعلق نہیں ہے لیکن اگر ہو بھی تو وہاں بھی اسلام میں قانون صاف کہتا ہے کہ اگر ایسا واقعہ ہوا ہے جسے قانوناً ثابت کیا جا سکتا ہے تو اس کی سزا ضروری ہے لیکن وہ سزا ہر کوئی نہیں دے سکتا، جرگہ بھی نہیں دے سکتا۔ اس کے لیے نظام عدل ہے جو قانون ہے' قانون سے بڑھ کر arbitrarily کوئی کسی کی جان نہیں لے سکتا۔

جناب والا! میں تیسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ یہ بات صحیح ہے' ان خواتین کو نیم زندگی کی حالت میں دفن کیا گیا ہے' وہ یہ تیسرا جرم ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ اسلام نے جو بنیادی اصلاحات کیے ہیں' نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بنیادی اصلاحات کیے ہیں' ان میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینا' عرب کی روایت تھی لیکن انہوں نے اس کو challenge کیا' اسے ختم کیا اور اس کے کرنے والوں کو مجرم قرار دیا تو یہ تیسرا نکتہ ہے۔

جناب والا! میں چوتھی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ واقعہ آج سے تقریباً دو ماہ پہلے کا ہے' میں قائدایوان سے یہ بات ضرور پوچھنا چاہتا ہوں اور ان کے وزیر قانون سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ اتنا سنگین واقعہ ہوا اور دو ہفتے تک آپ کی حکومت اس کو سوچتی رہی ہے۔ انہوں نے وضاحت وزیر کے بارے میں کی ہے' ہمیں اس کو ماننے میں کوئی تامل نہیں

لیکن یہ ضروری ہے کہ اس پورے واقعے کی independent, judicial inquiry ہو اور جو بھی involved ہیں، خواہ وہ کتنا ہی powerful ہو، خواہ معاملہ قبیلے کا ہو اور خواہ معاملہ وہاں کی حکومت کا ہو۔ اسے قرار واقعی سزا قانون کے مطابق ہونی چاہیے اور اس میں جتنی delay ہو رہی ہے، اتنا denial of justice ہے۔

جناب والا! اس لیے یہ چار نکات ہیں، جنہیں میں پوری سرعت سے کہنا چاہتا ہوں، میں اور میری پارٹی اس بات کو شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ جہاں بھی یہ ظلم ہو رہا ہے۔ وہاں کے لوگ بھی گناہ گار ہیں، یہ کرنے والے بھی لیکن پورا معاشرہ، حکومت اور قانون کی ذمہ داری جن پر ہے، وہ اس معاملے میں ذمہ دار ہیں اور ان کا فرض ہے کہ مظلوموں کی زندگیوں کی حفاظت کریں اور جو محض روایات اور سماج کے رواج کی بنیاد پر یہ ظلم کر رہے ہیں، ان کا ہاتھ روکیں اور اس معاملے میں کسی علاقے کا، کسی قبیلے کا کوئی رواج، کوئی condition قانون سے بالا نہیں ہے، اسلام کے احکام سے بری نہیں ہے۔ جہاں کہیں یہ چیزیں رائج نہیں ہیں، ان کو ترک کرنا، اس کے لیے تعلیم، اس کے لیے سماجی pressure اس کے لیے قانون ان تینوں کو حرکت میں لانے کی ضرورت ہے تاکہ یہ برے رسم رواج ختم ہوں، حقیقی انصاف قانون کی بنیادوں پر ہمارے معاملات قائم ہو سکیں۔ شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی .thank you وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! یہ بہت سنگین اور شرمناک واقعہ ہے جس نے پاکستان کے اندر اور پاکستان کے باہر دنیا کو چونکا دیا ہے۔ اس واقعے کے بارے میں ایک سینیٹر صاحب کا بیان اخبارات میں چھپا ہے جس سے تاثر ہوا ہے کہ شاید سینیٹ بھی اس سے اتفاق کرتا ہے۔ میں شکرگزار ہوں کہ جناب رضا ربانی صاحب اور بی بی یاسمین صاحبہ نے ایک resolution پر اتفاق کیا ہے جس پر میرے بھی دستخط ہیں، پروفیسر خورشید صاحب کے بھی ہیں اور سینیٹرز صاحبان کے بھی ہیں، جمال لغاری صاحب کے بھی ہیں اوروں کے بھی ہیں۔ یہ across the board جو various sections ہیں یا political parties ہیں، ان تمام کی جانب سے یہ resolution move کی جا رہی ہے جس میں سینیٹ کا موقف سامنے آئے گا۔ وہ

موقف یہ ہے کہ ہم شدت سے اس کی مذمت کرتے ہیں اور ہم چاہیں گے کہ اس بارے کےبیں فوری طور پر کوئی action لیا جائے، جو بھی اس میں ملوث ہیں، بڑے لوگ ہیں، چھوٹے لوگ ہیں، سردار ہیں، سردار نہیں ہیں جو بھی ہیں، ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ کسی مصلحت کی بنا پر اس کی تفتیش میں تاخیر نہ کی جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ آج رحمٰن ملک صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں، وہ یہ جو حساس واقعہ ہے، اس کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے فوری طور اس کی تفتیش کی جائے، جو بھی لوگ ملوث ہیں ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے تاکہ دنیا کو یہ پتا چل جائے اور پاکستان کے اندر بھی لوگوں کو اس کا ادراک ہو کہ یہ کوئی barbarity یا barbarism کا وقت نہیں ہے، نہ اسلامی اقدار اس کی اجازت دیتی ہیں، نہ پاکستان کا آئین اس کی اجازت دیتا ہے، نہ پاکستان کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے، کوئی قانون، کوئی روایت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ میں اپنے ساتھیوں اور پارٹی کی جانب سے اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں جو کہ آج متفقہ طور پر دونوں اطراف سے پیش کی جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ولی بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے ہم اس معاملے کو condemn کرتے ہیں، یہ اچھی چیز نہیں ہے جو کہ اِدھر اٹھائی گئی ہے۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ربانی صاحب نے اس دن کہا کہ میں آج کے دن رپورٹ پیش کروں گا۔ ہمارے بھائی صاحبان صبر نہیں کر رہے، اس کی وجہ کیا ہے۔ نمبر دو، یہ جو سینیٹر اسرار زہری صاحب کا نام لیا جا رہا ہے کہ اس نے یہ کہا تھا، آپ مہربانی کر کے ریکارڈ نکلوائیں کہ اس نے کیا کہا تھا۔ الزام تراشی کی جا رہی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہماری روایت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روایت ہے، روایت ہے لیکن روایت ایسی بھی نہیں ہے۔ کیا وہ زندہ دفن ہوئی ہیں، مردہ دفن ہوئی ہیں، کس نے مارا ہے، کیوں مارا ہے۔ یہ واقعہ جولائی کے مہینے میں ہوا ہے، صوبائی گورنمنٹ نے آج تک اس کو نہیں اٹھایا اور یہ اِدھر آ کر پیش ہو گیا۔ لہٰذا مہربانی کر کے اتنا صبر کریں کہ اس کی صحیح معنوں میں انکوائری ہو جائے۔ آج T.V. بتا رہا تھا کہ ٹیم

گئی ہوئی ہے اور قبروں تک پہنچی ہوئی ہے۔ کوئی کہتا ہے نیم مردہ ہیں' کوئی کہتا ہے زندہ دفن ہیں' کوئی کہتا ہے مار کر دفن کیا ہے۔ مہربانی کر کے اتنا صبر کریں کہ گورنمنٹ اس کی رپورٹ پیش کر دے۔ اس کے بعد بے شک جیسا کہ پروفیسر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سزا دیں یا جو بھی کریں وہ حقدار ہیں' اگر کسی نے ناجائز کیا ہے تو پھر اس کو سزا دینے کے حقدار ہیں۔ مہربانی کر کے آپ ریکارڈ منگوائیں کہ اسرار زہری صاحب نے کیا بولا ہے' اس کو بڑھا چڑھا کر T.V. میں' لوگوں میں اور ہر جگہ پیش کیا گیا ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ مولانا حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے یا جو ہماری شنید ہے اور اگر یہ واقعی درست ہے تو یقیناً اس کو condemn کیا جائے اور یہ بڑی زیادتی ہے اور بہت ہی بڑا ظلم ہے۔ اس طرح کے واقعات ہمارے معاشرے میں ماضی میں ہوتے رہے ہیں' اب ہوئے ہیں اور شاید آئندہ بھی ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو حدود آرڈیننس میں ترمیم کی گئی یہ اسی کی برکات ہیں۔ حدود آرڈیننس میں جو ترمیم آئی اس میں یہ بات شامل ہے کہ کوئی بھی مرد اور عورت جو کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہوں' کہیں بیٹھے ہوں' کہیں گپ شپ کرتے ہوں' کہیں ایک ہوٹل میں ایک کمرے میں رہتے ہوں تو پولیس مداخلت نہیں کر سکتی اور اگر کوئی ایسا واقعہ ہو بھی جائے اور ورثاء کو پتا چلے تو پھر پہلے جج کے پاس جانا ہو گا اور اگر جج کہے کہ ہاں! یہ بات قابل سماعت ہے تو اس کے بعد وہ order کرے گا اور تب جا کر اس قسم کے واقعات میں ملوث افراد کو گرفتار کیا جا سکے گا۔

ہم اُس وقت بھی چیخ رہے تھے کہ اس ترمیم کے آنے کے بعد جو کہ ناقابل دست اندازی پولیس ہے اور اس طرح کی ساری صورتحال ہے' اس سے خواتین کے حقوق محفوظ نہیں ہوئے بلکہ خواتین کی جانوں کو مزید خطرات لاحق ہوئے ہیں کیونکہ اگر ایک آدمی سمجھتا ہے کہ چلو پولیس گرفتار کرے اور اس طرح کے مجرموں کو کوئی سزا مل جائے تو وہ ناقابل دست اندازی پولیس ہوئی' تو پولیس کی مداخلت بند ہوگئی اور جج تک کوئی آئے جائے اور بجائے

اس کے کہ جج تک جائے وہ جذبات میں آ کر اس طرح کے واقعات کرتے ہیں اور خواتین کو قتل کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حدود آرڈیننس کے بارے میں ہم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اس کی اصلاح کی جائے گی، اس پر قانون سازی ہونی چاہیے اور اس کی اصلاح بھی ہونی چاہیے۔ بہرحال واقعہ اپنی جگہ پر ایک اہم اور حساس واقعہ ہے لیکن جیسے قائد ایوان نے بھی فرمایااور میں بھی یہی گزارش کروں گا کہ صوبائی حکومت کو جب سے اس کی اطلاع ہوئی ہے تو تحقیقات میں لگی ہوئی ہے تو کم از کم اس رپورٹ کے آنے تک اس بات کو ذرا اس انداز سے لیا جائے کہ وہ تحقیقات آ جائیں۔ مشیر داخلہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور وہ بھی وضاحت فرمائیں گے۔ بہرحال اس کو ایسے انداز سے لیا جائے کہ اگر کوئی مجرم ہے تو وہ گرفت میں آئے اور اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جناب عبدالرحیم مندوخیل۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع پر مجھے معروضات پیش کرنے کا موقع دیا۔ یہ جو واقعہ ہوا ہے اور جس طرح یہ سینیٹ اور پریس میں آیاہے تو یہ بڑا حساس قسم کا بن گیا ہے کہ اس میں اصل بات یعنی لانا، رکھنا، اس پر ٹھنڈے دل سے بات ہو سکتی ہے۔

جناب والا! سب سے پہلے تو بات یہ ہے کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے بارے میں ایک پہلو یہ ہے کہ کہا گیا کہ یہ روایات میں ہے یا دوسرے اصول کے تحت یہ ٹھیک ہے۔ میں اتنا عرض کروں کہ خواہ وہ عورت کے حوالے سے قوانین ہوں یا روایات ہوں یا کسی اور معاملے سے متعلق ہوں، بنیادی چیز یہ ہے کہ اس میں جو کچھ ہوتا ہے، جو بھی سزا دی جاتی ہے یا جو بھی سزا دی جانی چاہیے، وہ ایک قانون اور عدالت کی حیثیت سے ہونی چاہیے۔ کوئی بھی قانون سے اپنے آپ کے لیے اختیارات حاصل کرے تو وہ عدالت کے ذریعے ہو، ایسا نہیں ہے کہ کوئی واقعہ ہوا ہے اور میں road پر چلتے چلتے خود judicial اختیارات حاصل کروں اور پھر میں لوگوں کو ماروں، پھانسیاں دوں اور ان کو لٹکاؤں، جیسا کہ آج کل ہمارا ماحول بن گیا ہے، ایسے ہی چلتے چلاتے باقاعدہ لوگوں کو لٹکایا جاتا ہے۔ ہم ایسی کوئی چیز نہیں مانتے اور نہ کوئی انسانی اصول اس

قانون کو مانتا ہے۔ جناب والا! یہ جو ہمارے سامنے relevant case ہے اس میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کے بارے میں ہمیں کوئی صحیح نہیں بتا سکتا کہ واقعہ کیسے ہوا، کس نے کیا، کب ہوا، کوئی یہ نہیں بتا سکتا، نہ پریس والے بتا سکتے ہیں، نہ سینیٹ کا کوئی ممبر اور نہ پارلیمنٹ کا کوئی ممبر یہ بتا سکتا ہے۔ کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور ایسے ہوا ہے۔ لہٰذا میری عرض یہ ہے، ہم یہ request کرتے ہیں کہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سینیٹ ایک کمیٹی بنائے اور اس کو پوری اتھارٹی ہو اور وہ جائے اور تمام واقعہ کی جانچ پڑتال کرے اور صحیح معنوں میں رپورٹ یہاں ایوان میں پیش کرے۔ واقعہ ہمارے سامنے آ گیا ہے۔ یہ ہے بنیادی چیز، اس سے پہلے اس پر کسی قسم کی رائے دینا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔ جب کہ ہمیں یہ علم ہی نہیں ہے کہ واقعہ کس طرح ہوا، کس نے کیا، کیا حالات تھے تو ہم اس پر کیسے رائے دے سکتے ہیں۔ جناب والا! اس حوالے سے میں یہ عرض کروں گا اور یہ قرارداد بھی یہاں پیش ہو رہی ہے اس میں بھی، میں اس حد تک کہوں گا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے۔ بغیر کمیٹی کے کوئی رائے یا دوسری کوئی بات ہو اس پر ہم بات نہیں کریں گے اور جب کمیٹی کی رپورٹ آ جائے گی پھر ہم اپنی روایات کا مسئلہ بھی یہاں سامنے رکھیں گے کہ روایت میں کیا ہے۔ کوئی لوگ کہتے ہیں کہ حدود ہے اور خاص بدنامی شروع ہوئی ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ روایات میں ایسا ہے، میں بتاتا ہوں کہ ہماری روایات میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ اگر مجھے آج وقت دیں گے تو میں پندرہ منٹ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا کہ کوئی ہماری ایسی روایت نہیں ہے اور پھر جب یہ انکوائری ہو، رپورٹ یہاں پیش ہو کیوں کہ اس میں واقعات بھی صحیح سامنے آ جائیں گے تو پھر ہم یہ بتائیں گے۔ نہ کوئی ایسی روایت ہے اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے۔ یہ جو جرگے کا لفظ استعمال کرتے ہیں کہ جرگے نے فیصلہ کیا ہے۔ جرگہ کبھی ایسا فیصلہ نہیں کرے گا۔ میری ستر سال عمر ہے، ہمارے علاقے میں خواہ پشتون خواہ بلوچ کوئی ایسا واقعہ نہ ہوا ہے اور نہ کوئی کرسکتا ہے۔ کسی خاندان کی کوئی خاتون ہمارے علاقے میں آ جائے تو آپ یقین کریں کہ اس کو انتہائی تحفظ حاصل ہوگا۔ اگر کوئی خاتون ایسی ہو جس کے ساتھ ایسا سلوک ہو اور اس کی زندگی کو نقصان پہنچے، تمام وہ لوگ وہ خاندان، وہ قبیلہ وہ آتے ہیں اور ایسا کرنے والے سے باقاعدہ پوچھتے ہیں کہ آپ نے یہ اختیار جب اپنے لیے حاصل کیا کہ میری بہن یا کوئی اور جو ہے اس کو آپ نے قتل کیا ہے

آپ اس کے قتل کی دلیل دیں۔ آپ اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کریں کہ آپ اس کو قتل کرسکتے ہیں۔ یہ ایسی کوئی سادہ بات نہیں ہے۔ اگر آپ دوسرے شخص کو مارتے ہیں ، کوئی مرد نام نہاد کاروکاری کے نام پر تو اس کا خاندان اس کو کہتا ہے کہ میرے آدمی کو جب آپ قتل کریں گے ، پہلے ثابت کرو۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ کہہ دیں کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور جرگہ آیا جو کہ ان پڑھ لوگوں کا اور وہ لوگوں کو مارنے کا حکم دے اور ان کو زندہ دفن کرنے کا حکم دے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تمام متعلقہ عوام وہ (ثالث) آتے ہیں اور وہ باقاعدہ اس سے پوچھتے ہیں اور اگر وہ اس کا حق بجانب ثابت نہ کرسکے ہم (پشتو) میں کہتے ہیں بلاخور لیتے ہیں۔ اس حوالے سے یہاں ایک ایسا تاثر پیدا ہوا ہے کہ وہاں بلوچ ہیں ، پشتون ہیں ، فلاں ہیں ایسے لوگوں کو مارتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ کوئی کرسکتا ہے۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ اس مسئلے کو باقاعدہ سینیٹ کی کمیٹی سے inquire کریں اور جب وہ انکوائری ہو اور یہاں رپورٹ پیش ہو تو پھر اس پر ہم صحیح طور سے بات کرسکیں گے اور اپنی تجاویز دے سکیں گے۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پہلے قائد ایوان بات کرلیں۔ رضا ربانی صاحب! سینیٹر صاحبان کہہ رہے ہیں پہلے ہماری باتیں سن لیں پھر اس پر بات کریں۔ جی۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): Sir, I would just like to finish one issue

اور یہ issue raise ہوا تھا اور مندوخیل صاحب نے raise کیا تھا کہ کوئی کمیٹی بنا دی جائے۔ میں آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ we have no objection اگر اس مسئلے کو سینیٹ کی Human Rights Committee ہے which was headed by S.M.Zafar Sahib اور جو ماضی میں بھی ایسے issues کو take up کرتی رہی ہے اگر اس کو یہ matter refer کر دیا جائے in addition to this step which the government is taking جو Interior کے Advisor ہیں ابھی آپ کے سامنے رکھیں گے we have no objection if it is referred to that Committee.

جناب قائم مقام چیئرمین : جی ڈار صاحب۔ چلیں۔ جلدی نہیں کرتے وہ facts لے لیتے ہیں جس طرح رحیم مندوخیل صاحب نے کہا ہے کہ حساس معاملہ ہے۔ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے ۔ جواب دار کی بھی موت کا مسئلہ ہے اگر اس طرح جواب داری دینی ہوگی ہمیں بڑے خیال سے اس پر بات کرنی ہے۔جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : شکریہ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ میرے ساتھیوں نے جو باتیں کی ہیں میں ان کو نہیں دہراؤں گا۔ سب کے جذبات ایک جیسے ہیں اور یہ ایک نہایت ہی قابل مذمت ، قابل شرم واقع ہوا ہے۔ کاش کہ ہم میں سے ایک ساتھی وہ remarks pass نہ کرتے۔ ہم نے بلوچستان کی صورت حال across the board دیکھی ہے۔ مندوخیل صاحب ہیں ، آپ خود ہیں ، دوسرے لوگ ہیں کوئی ان کو second نہیں کر رہا تو ایک message جو پاکستان کے اندر اور پاکستان کے باہر گیا ہے وہ جو پاکستان کی good will اور پاکستان کا جو impression ہے اس کے لیے وہ بہت negative ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ resolution والی بات اس کو clear کرے گی یہ ایک joint resolution ہوگی یہ دونوں طرف سے ہوگی۔ میں اور عرض کروں گا یہ ہم کون سی روایت کی بات کر رہے ہیں۔ چودہ سو سال قبل جب اسلام آیا تو یہ روایت اس سے پہلے ہوتی تھی اور آج اس روایت کو بلوچستان سے کوئی second نہیں کر رہا۔ یہ کہنا کہ یہ ایک روایت ہے، کوئی بھی روایت ہو وہ اگر پاکستان کے آئین اور قانون کے خلاف ہے ، اگر وہ اسلام کے خلاف ہے ، جس کا آئین بھی پابند ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستان میں کسی بھی جگہ نہ لاگو ہوسکتی ہے اور نہ لاگوہونی چاہیے۔میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ (نواز) کی طرف سے اس واقع کی پرزور مذمت کرتا ہوں ۔ میں نے proposal دی اور رضا صاحب نے already کہہ دیا کہ بہتر ہے کہ سینیٹ کی Human Rights Committee اس کو investigate کرے اور اس کے terms and reference ہونے چاہییں۔ ایک وہ اس واقعہ کو investigate کرے اور اس کے facts, floor پر لائے ۔ دوسرا وہاں یہ establish کیا جائے کہ اگر چہ یہ واقعی روایت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیڈریشن کا ایک representative ادارہ ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ کوئی روایت پاکستان کے

قانون، آئین یا اسلام کے خلاف نہ ہو۔ سینیٹ اس کے خلاف ایک permanent solution بنائے اور اس کو ختم کرے تو اس کمیٹی کے terms and reference میں دونوں چیزیں ہونی چاہئیں، جن لوگوں نے یہ واقعہ کیا ہے ان کے خلاف action لیا جائے اور اس کے facts, floor پر آئیں اور اگر یہ روایت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جتنے views بلوچستان سے آئے ہیں وہ اس کو negate کر رہے ہیں لیکن اگر یہ روایت ہے تو پھر اس روایت کو ہمیں قانوناً ختم کرنا ہو گا۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you جی عبدالخالق پیرزادہ صاحب! اس کے بعد میڈم انیسہ زیب طاہر خیلی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ملک کے لیے بڑی شرمندگی کا باعث ہے۔ جولائی میں ضلع نصیرآباد کے بابا کوٹ میں یہ واقع پیش آیا۔ اس قسم کے واقعات اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں بھی سننے میں آتے تھے لیکن وہ بھی اتنے زیادہ سخت اور اتنے گھمبیر اور اتنے جاہلیت پر مبنی نہیں ہوتے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور میری پارٹی متحدہ قومی موومنٹ نے آج سے تین سال پہلے کراچی کے ایک بہت بڑے ہوٹل میں باقاعدہ ایک کانفرنس کی تھی جس میں ان تمام چیزوں کو پیش کیا گیا تھا اور متحدہ کے راہنماؤں نے اس پر سیر حاصل تقاریر اور بحث کی تھی کہ اس قسم کا کوئی ظلم اور عورتوں کے حقوق کی پامالی چاہے چھوٹے انداز میں ہو، چاہے بڑے انداز میں ہو، چھوٹے درجے میں ہو، بڑے درجے میں ہو ملک کو یہ قوانین پاس کر دینے چاہئیں تا کہ اس قسم کا ظلم ملک کے کسی خطے میں بھی نہ ہو۔ بلوچستان کے لوگ جو بلوچ ہیں یا پٹھان برادری ہے یہ اسلام کے ساتھ جتنا پیار کرتے ہیں، اسلام سے جتنی محبت کرتے ہیں اس کو پورا زمانہ جانتا ہے لیکن جن لوگوں نے یہ جرم کیا ہے، ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کا اخلاقیات سے کوئی تعلق نہیں، ان کا liberalism سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کا جمہوریت سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کا انسانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کا اخلاق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا ہمارے موقر ساتھی نے جو مشورہ دیا ہے کہ اسے باقاعدہ committee کو refer کیا جائے اور اس کی پوری

تحقیق کے بعد اس پر کوئی فیصلہ دیا جائے۔ جناب! ایک قتل بلاشبہ ہوتا ہے، شبہ سے قتل ہوتا ہے' ایک قتل بالخطا ہوتا ہے، غلطی سے قتل ہوتا ہے' ایک قتل بالعمد ہوتا ہے' جو جان بوجھ کر قتل کیا جاتا ہے۔ ایک قتل بالانتقام ہوتا ہے' یہ قتل بالجبر ہے اور زنا بالجبر سے بھی کئی کروڑ گنا زیادہ ہے اور یہ ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ اگر سینیٹ نے اس پر کوئی صحیح قانون سازی یا صحیح ruling نہ دی تو یہ انسانیت اور ملک پر ایک بہت بڑا ظلم ہو گا۔ اس سے ملک کی بدنامی ہے۔ جناب! میں آپ سے عرض کروں کہ اگر جرگے کو اختیار نہیں ہے تو پھر کسی اور شخص کو تو اختیار ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر حکومت کو بھی کوئی اختیار ہے تو وہ ایسا اختیار نہیں ہے کہ کسی بھی ظلم پر اس قسم کی اور اس طرح کی سزا کسی انسان کو دی جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسلام کے قوانین کو کائنات نے منظور کیا اور آج بھی لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اسلام میں بھی یہ ہے کہ جب زنا بالجبر کا آدمی پکڑا جائے یا دوسرے زنا کا آدمی پکڑا جائے تو اس کو بھی کوڑے اتنی وحشت سے نہ مارے جائیں کہ اس سے وحشت ثابت ہو اور دیگر جتنی بھی اسلام میں سزائیں ہیں ان میں بھی آپ کو وحشیت نظر نہیں آئے گی۔ جناب! اس کی باقاعدہ تحقیق کی جائے اور عورتوں کے حقوق کو جیسے پچھلی حکومت بھی شور مچاتی تھی اور آج کل کی تو گورنمنٹ ماشاء اللہ عورتوں کو حقوق دینا چاہتی ہے اور ہم بھی ان کے ساتھ اسی لیے کچھ مل گئے ہیں کہ یہ عورتوں کے حقوق کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ لہٰذا یہ عورتوں کے حقوق کی بات نہیں ہے' یہ تو پوری انسانیت پرظلم کا مسئلہ ہے۔ خدا کے لیے اس کو ایسی باریک بینی سے تحقیق کی جائے کہ قتل کی جتنی بھی انواع اور اقسام ہیں یہ ان سب سے زیادہ غلیظ اور خبیث قسم کا طریقہ کار ہے۔ اس کے اوپر انسانیت تو کیا' عام آدمی بھی بہت زیادہ درد دل لے کر اس مسئلے پر بیٹھا ہے۔ پاکستان کی' اسلام کی' سینیٹ کی اور پارلیمنٹ کی بدنامی ہو گی اگر اس کو صحیح طریقے سے نہ دیکھا گیا۔ یہ چاہے کسی پارٹی کا کوئی آدمی ہو' ایم کیو ایم ہو' پیپلزپارٹی کا ہو' مسلم لیگ کا ہو' کوئی بھی ہو چاہے کسی کا بھائی خود بھی ہو اس کو پکڑ کر لائیں اور کیفر کردار تک اس کو پہنچائیں تاکہ پوری اقوام عالم کو یہ پیغام پہنچے کہ پاکستان کے عوام اسلام دوست' انسانیت دوست اور عورتوں کو پورا حقوق دینے والی قوم ہے اور اس قوم کو یہ فخر ہو گا اگر اس ممبر سے آپ کے قوانین اور آپ کے قواعد و ضوابط اور آپ کے اصول اور ruling انسانیت کے

حق میں دی جائے۔ بس میں مختصر یہی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت شکریہ۔ میڈم انیسہ زیب۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس واقعہ کی پر زور مذمت کرتے ہوئے انتہائی افسوس کا اظہار بھی کرنا چاہتی ہوں۔ میں اس چیز کو بھی acknowledge کرنا چاہتی ہوں کہ آج میری بہنوں کی کافی تعداد اس وقت پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے اسی مسئلے کو اٹھا رہی ہیں۔ مجھے یہ تسلی ہے کہ اس ہاؤس میں ایک consensus پایا جا رہا ہے کیونکہ اس واقع کی شدید مذمت تمام پارٹیوں اور افراد کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ میں یہاں پر صرف یہ point clear کرنا چاہتی ہوں اور میں میڈیا کو بھی acknowledge کرنا چاہتی ہوں کہ یہ story رؤف کلاسرہ جیسے بڑے credible Journalist نے dig کی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس چیز کو دو ماہ ہو گئے ہیں اورکیا وجوہات ہیں کہ نہ ہی کوئی ضلعی حکومت نے، نہ ہی صوبائی حکومت نے اس پر کوئی اپنی طرف سے آواز اٹھائی ہے اور نہ ہی ہماری law enforcing agencies نے اس کا کوئی notice لیا ہے۔ میں بہت بیقرار ہوں کہ advisor صاحب اس کی کوئی reason ہمیں بتائیں گے کیونکہ آج کا Leader of the House نے promise کیا تھا۔ ہم یہاں پر اس چیز کو acknowledge کرنا چاہتے ہیں۔ میں عبدالغفور حیدری صاحب کا جو نکتہ نظر ہے اس کی خاص طور پر وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ اس کو Women Protection Bill کے ساتھ اگر نہ جوڑا جائے تو بہتر ہے کیونکہ وہ خواتین کے حقوق کے متعلق ہے اور اس میں کہیں پر بھی جو ہمارے سامنے واقع ہے اس قسم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم ابھی اس واقع کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتے کیونکہ یہ قبل از وقت ہو گا کہ ہم اپنے طور پر اس پر کوئی فیصلہ کریں جب تک ہم اس کی پوری تفصیل سے آگاہ نہ ہو جائیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ Women Protection Bill کے حوالے سے خواتین کو جو rights دیے گئے ہیں ان میں کہیں بھی ایسی قباحت نہیں ہے، نہ ہی اس کے لیے کوئی restriction لگائی گئی ہے اور نہ ہی حدود لاز کو تبدیل کیا گیا ہے، اس میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے تعزیر کے لاز کو بہتر کیا گیا

ہے۔ اس سے پہلے بھی honour killings کے واقعات ہوئے ہیں جب یہ بل نہیں تھا اور laws میں بہتری نہیں آئی تھی۔ ہم سب سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہمارے لیے تمام Senators کے لیے اور ایوان بالا کے لیے ضروری ہے کہ اس چیز کو بھی دیکھیں کیونکہ ایک statement ہمارے ایک honourable Senator کی طرف سے آ گئی ہے جو اس وقت موجود نہیں ہے وہ اس کو خود clarify کرتے تو بہتر تھا لیکن جہاں تک پروفیسر صاحب نے اس کے متعلق اسلامی نکتہ نظر بتایا اور مندوخیل صاحب نے بلوچستان کے معاشرہ کے متعلق بتایامیں بھی پختون کلچر اور بلوچی کلچر سے واقف ہوں جہاں پر خواتین کی عزت کرنا ایک بہت بڑا شیوہ ہے وہاں پر ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا کہ جہاں پر اس قسم کی خاموشی طاری ہوئی ہو اور دو مہینے ہو گئے ہوں اور کوئی معاشرے کا فرد بھی اس پر نہ بولا ہو۔ یقیناً یہ ایک انفرادی فعل ہے اور نفرادی عمل ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ اس پر خاموشی طاری ہوئی ہے۔ ہم اس کو جاننے کے لیے واقع ہی بیقرار ہیں۔ ہم نے اس resolution کے حق میں دستخط کیے ہیں' اس بارے میں Human Rights Committee کی بات ہوئی ہے وہ ٹھیک ہے لیکن اس سے بھی بہتر ہوتا کہ اگر House کی ایک Select Committee ہوتی جس میں تمام parties کی نمائندگی ہوتی' پھر بھی اگر Human Rights کی کمیٹی میں بھی اسے لے لیا جائے تو وہاں کمیٹی کے چیئرمین اگر کسی پارٹی کی نمائندگی نہ ہو تو اس کو بھی by invitation بلائیں اور اس واقع کو سامنے رکھ کر ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ یہ بات بھی سامنے رکھی جائے کہ کیوں حکومتی سطح پر اس مسئلے میں نا اہلی ہوئی ہے اور کیا وجہ ہے کہ خود سٹیٹ نے اس پر suo moto action نہیں لیا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نثار میمن صاحب۔ اس کے بعد مولانا گل نصیب صاحب بولیں گے۔

سینیٹر نثار احمد میمن: جناب چیئرمین صاحب! آج پاکستان کی تاریخ میں یہ ایک اندھیرا دن ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ یاد رکھنا پڑے گا کہ یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا ہے' پاکستان کی تاریخ میں اس سے پیشتر بھی عورتوں کے ساتھ ظلم ہوتے رہے ہیں اور اس کے

علاوہ ہم نے دیکھا ہے کہ کمزورں کے ساتھ ظلم ہوتے رہے ہیں۔ ہم نے اس کو برداشت کیا ہے، نہ صرف یہ کہ پاکستان کے عوام نے جو کہ خود پسا ہوا عوام ہے، ہر دور میں، انہوں نے برداشت کیا مگر یہاں کے intelligentia نے بھی برداشت کیا اور اس حد تک مذمت نہیں کی جو ہمیں کرنی چاہیے تھی۔ اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری پارلیمنٹ نے اس کو condone کیا ہے، condone شاید اس وجہ سے کیا تھا کہ کچھ ہمارے دوست ہم میں سے ہی تھے جن کے خیالات ایسے تھے جس کی وجہ سے ہم برداشت کرتے رہے۔ میرے خیال میں اب وہ تاریخی موقع آ گیا ہے کہ اب ہم غلط چیز کو غلط قرار دیں اور میرے سارے ساتھیوں نے جو آج باتیں کی ہیں، مجھے اس پر پورا اتفاق ہے اور اس واقع کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے اور آج کے بعد ہمیں یہ طے کرنا چاہیے کہ یہ committees کی بات نہیں ہے، یقیناً اسے ایک procedural committee میں بھیجیں مگر committees کو پتا ہونا چاہیے کہ پاکستان کی سینیٹ پوری متفق ہے کہ اس کو condemn کیا جائے اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ صرف بلوچستان کی بات نہیں ہے، سندھ میں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں، ہم نے ماضی میں عورت کے ساتھ جو ظلم پنجاب میں ہوا ہے، وہ بھی دیکھا ہے اور فرنٹیئر میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ وہاں ووٹ تک دینے کی اجازت نہیں دی اور بڑی بڑی پارٹیوں نے مل کر یہ بھی فیصلہ کیا کہ 2008 میں عورت vote cast نہیں کرے گی۔ میں سمجھتا ہوں یہ سارے human rights violations ہیں جو کہ پاکستان اور خاص طور پر مسلمانوں کے نام پر دھبہ ہے اس کو دھونے کا جو طریقہ کار ہے وہ ہمارے ساتھیوں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ اس کو ہمیں آگے لے جانا چاہیے اور قوم سے عہد کرنا چاہیے کہ ان کے نمائندوں کی حیثیت سے ہم اس چیز کو قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم جناب چیئرمین! اس وقت ایوان میں ایک انتہائی اہم مسئلہ زیربحث ہے۔ میرے خیال میں قوموں کی روایات بھی اب تک ایسی نہیں رہی ہیں جس کے ذریعے سے اس قسم کے ظلم آشکارا ہوجائیں۔ دنیا میں قوانین بھی ایسے نہیں کہ جو اس قسم کے ظلم کی اجازت دیں۔ اس وقت دنیا جہان کے جتنے بھی

قوانین ہیں' سب سے پہلے اگر کوئی تبصرہ کرنا ہے تو تبصرے سے پہلے اگر تحقیق نہ ہو تو یہ کسی مہذب ایوان کے لیے مناسب نہیں رہے گا۔ یہ ایک خبر ہے اور خبر پر تبصرہ کرنا مناسب نہیں رہے گا۔

میں ان لوگوں کی رائے سے متفق ہوں کہ تحقیق ہوجائے۔ باقی یہ ظلم ہوا ہے۔ یہ صرف خبر ہے' ہمارے اخبارات میں ایسی خبریں چھپتی ہیں کہ جو خاندانوں کی عزت کو تارتار کرتے ہیں لیکن حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لہٰذا اسلام بھی یہی حکم دیتا ہے' معاشرہ اور society بھی یہی اجازت دیتے ہیں کہ پہلے تحقیق ہو اور تحقیق کے بعد پھر فی الفور اس پر گرفت ہو اور سزا ہو لیکن یہ نہ ہو کہ صرف خبر پر ہم رائے اور تبصرے کریں اور حقیقت میں کچھ نہ ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔ ایک منٹ' رضا محمد رضا صاحب----

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: یہ خبر جو ہے' یہ بالکل یقینی خبر ہے اور یقینی خبر کے بارے میں کوئی ایسی رائے نہیں دی گئی کہ ان کو یہ کیا جائے' وہ کیا جائے۔ سولہ' سترہ' اٹھارہ' انیس سال کی دو تین بچیاں اگر شادی کروانا چاہتی تھیں تو اس کی اور بھی سزائیں تھیں لیکن یہ بات تو یقینی ہے پورے ملک میں کہ ان کو قتل کیا گیا----

جناب قائم مقام چیئرمین: پیرزادہ صاحب! آپ بات کر چکے ہیں۔ رضا محمد رضا صاحب بات کرلیں۔دوسرے دوستوں کو بھی موقع دیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: شکریہ جناب چیئرمین! میں اپنے پارلیمانی لیڈر جناب عبدالرحیم صاحب اور جناب پروفیسر خورشید صاحب کی آراء کی تائید کرتے ہوئے' اس میں صرف یہ اضافہ کرتا ہوں کہ یہ واقعہ جتنا بڑا ہے' جتنا سنگین اور مجرمانہ ہے' جس انداز سے پورے ملک' پوری دنیا اور اس ایوان میں debate جاری ہے تو اس کی اہمیت صرف اس طرح ختم نہیں ہوتی کہ ہم دھواں دار مذمت کریں اور خود کو بری الذمہ ٹھہرائیں۔ یہ سب سے بڑا ایوان ہے' federating units کا اور مختلف قوموں' پشتون' بلوچ' سندھی' پنجابی' سرائیکی اور دیگر قوموں کی بڑی شاندار اور عظیم روایات ہیں جو انتہائی مہذب' انسانی اور دینی ہیں۔ اس میں مسلسل انسانیت کے حق میں

ترقی آرہی ہے۔ ایسی کوئی وحشت اور بربریت کا دور نہیں ہے' یہ اکیسویں صدی ہے۔ یہ واقعات' جیسا کہ عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے کہا' انتہائی حساس اور نازک ہیں۔ اس کے بارے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ہیومن رائٹس کمیٹی پر لیکن اس واقعے کی حساسیت اور اہمیت کے حوالے سے سینیٹ کی ایک انتہائی نمائندہ کمیٹی ہو جو حقیقی معنوں میں تحقیقات کے لیے جائے' زحمت اٹھائے' علاقے کے تمام لوگوں سے واقعات کا کھوج لگائے اور ایک نتیجے پر پہنچ کر اس ایوان بالا کو report پیش کرے۔ اور اس مجرمانہ اقدام کے مرتکبین کے لیے اس ایوان سے سزا کا تعین ہو تاکہ اس کی بعد میں تکرار نہ ہوسکے۔ جناب! میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر آپ جو بھی طریقہ اختیار کرتے ہیں لیکن سینیٹ کی ایک ایسی کمیٹی جس میں تمام پارٹیوں کے لوگ ہوں اور جو یہ ذمہ داری قبول کریں کہ آخری حد تک تحقیقات کے لیے جائیں گے اور ان تحقیقات پر مبنی' حقائق پر مبنی رپورٹ یہاں پیش کریں۔ اس کے بعد جو بھی نوعیت ہوگی' پھر ہر ایک معزز ممبر کو یہ حق ہوگا کہ اس پر اپنی رائے بھی تجویز کرے اور سزا بھی تجویز کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی شکریہ' give me two minutes جسٹس عبدالرزاق تھہیم اپنا point of view دے دیں۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق اے تھہیم : جناب چیئرمین! میں اپنی پارٹی پی ایم ایل (فنکشنل) کی طرف سے اس واقعے کو condemn کرتا ہوں اور میں اپنے سارے بھائیوں کے ساتھ ہوں کہ ایسے واقعات کہ جہاں پانچ غریب عورتوں کو دفن کیا جائے اور دو مہینے ہوئے ہیں کہ ابھی تک بھی کوئی بات نہ ہو تو سینیٹ august House ہے' بڑا ہے' اسی کو حق ہے کہ ان چیزوں کا نوٹس لے اورنوٹس لیا ہوا ہے اور ساری پارٹیوں نے اس کو condemn کیا ہے۔ ابھی رحمٰن صاحب سے ہم سنیں گے کہ کیا action لیا ہے یا کیا propose ہوا۔ ایسا نہ ہو کہ آدمی کو فقط نام دکھا کر چالان کیا جائے۔ جو culprit ہیں ان کو عجیب سزا دی جائے اور anti-terrorist court میں بھیجا جائے تو دنیا دیکھے کہ کیا ہورہا ہے۔ میں اور میری پارٹی اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میڈم ریحانہ یحییٰ بلوچ صاحبہ - Please be brief
کیونکہ تحقیقاتی رپورٹیں مرتب ہونی چاہییں اب تک ہاؤس کو تین دن پہلے نوٹس دیا گیا تھا تو وہ ہم سننا چاہتے ہیں' that side is must تحقیق کدھر پہنچی ہے تو پھر ہم اگلا قدم اٹھائیں۔

سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ : جی بالکل۔ جیسے ہاؤس کا فیصلہ ہوگا مجھے منظور ہے۔ جیسے میرے سارے colleagues کی رائے تھی against this barbaric act تو میں اس کو بہت condemn کرتی ہوں۔ ایک چیز اور میں یہاں پر کہنا چاہوں گی this is very disturbing act اگر یہ ہوا ہے اور جیسے آپ نے کہا کہ اس matter میں probe ہوجائے اور اس کی final report سینیٹ میں پیش کی جائے۔ آپ کو بھی پتا ہے اور سب کو پتا ہے کہ ہمارے بلوچی روایات اور دستور میں عورتوں کی بڑی عزت ہوتی ہے اور بڑے بڑے فیصلے عورتوں کی وجہ سے بہت آسانی اور بہت احسن طریقے سے نبھائے گئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر یہ ہوا ہے this is very disturbing and barbaric act اور اس کو میں condemn کرتی ہوں and we will wait کہ ہماری صوبائی گورنمنٹ اور کھوسہ صاحب ہمارے پولیس آفیسر جو اس معاملے کے لیے appoint کیے گئے ہیں I know he is a very capable person, انشاء اللہ وہ probe کرکے matter سامنے لائیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Rehman Malik sahib, please take the floor.

Mr. Rehman Malik (Advisor on Interior): Thank you Mr. Chairman. Before I give the detailed report, I would like to condemn this incident....

یہ اتنا قابل مذمت ہے کہ جتنی بھی اس کی مذمت کی جائے اتنی ہی کم ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں غور کیا ہے۔ ہم bill بھی لے کر آئے' وہ آپ کے سامنے ہے' میں detail میں نہیں جاؤں گا لیکن اس واقعے کی details جو سامنے آئی ہیں' وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ میں تین دن پہلے بلوچستان گیا تھا' میں کوئٹہ

میں سب دوستوں کو ملا اور اس سے پہلے مجھے اقبال حیدر صاحب' Human Rights والوں نے فون کیا کہ یہ واقعہ ہوا ہے۔ میں نے آئی جی کو direct کیا کہ I would like to have a detailed report on it. یہ جو latest commitment تھی ہاؤس کے ساتھ اس پر I will read just one paragraph which will give some details on the subject.

"As per information, three ladies namely Fauzia, Fatima and Jannat Bibi, district Naseerabad went to Usta Muhammad by a taxi owned by the Police Constable Shah Meeran Dhurio of Police Station Manju Sohri, District Naseerabad and driven by Subhan Chandio. They had gone apparently for treatment. One Murad Pilwani saw them without male member and informed relatives of the ladies who took them back to Mirwah. After two days, those ladies were killed in the name of honour and buried near the village Kung Wah, Mozah Garhi Rehman. Accordingly, close relatives of the deceased lady, namely Ummad Ali, Qaiser Khan, Inam Bakhsh have been arrested in the case for further interrogation."

Facts are still needed to investigate as there is a mystery that why they were killed. The report of the local Police Officer, I would read it for you in this reference and then I will give my views on it.

اس میں یہ کہتے ہیں بیان از امید علی ولد احمد خان قوم عمرانی سکنہ گڑھی رحمان' تحصیل کھوہ۔ اس کو بتایا کہ فاطمہ جو اس کی بیٹی ہے' فوزیہ دختر امام بخش عمرانی' جنت بی بی زوجہ قیصر خان عمرانی' اس کا بھائی بمسمی غوث بخش ولد احمد خان عرف ذی شان ولد سمندر عمرانی اس گھر واقع گڑھی رحمان آئے تھے۔ تنازعہ تقسیم جائیداد زمین پر تلخ کلامی ہوئی تھی۔ ذی شان کے پاس ٹی ٹی پستول جبکہ غوث بخش کے پاس شارٹ گن تھی' انہیں غصہ آیا اور اس درمیان فائرنگ کرکے فوزیہ' فاطمہ' جنت بی بی کو مار دیا ظاہر ہے شدید زخمی تھیں اور ان میں سے جو یہ بیان

دے رہا ہے وہ کہتا ہے میں معجزانہ طور پر بچ گیا ہوں۔

جناب والا!اس میں جو issues ہیں وہ میں ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا۔ اس میں سب سے پہلے یہ ہے کہ there is no doubt کہ ہماری تین بہنوں کی موت ہوئی ہے جبکہ وہ نہیں ہونی چاہیے تھی۔ اگر کوئی رشتہ دار بھی ہے، بھائی ہے، خاوند ہے، اگر کوئی غلط ہے، خواہ کاروکاری کا ہے، زمین کا تنازعہ ہے یا personal issue ہے nobody has the authority to kill somebody because in the law of the land, the law has to take its course. تو اس صورت میں جس نے بھی ان کو مارا ہے ان کے خلاف واقعی ایف آئی آر ہے، سزا ہوگی۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے تین لوگ arrest ہوئے ہیں۔ اب question is کہ ان کو کیسے مارا گیا؟ کیا گلا دبا کر مارا گیا؟ کیا گولی سے زخمی ہوئیں؟ کیا واقعی زمین کا تنازعہ تھا؟ کیا وہ جگہ جہاں گئی تھیں ان کی witness تھی؟

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب والا! جو رپورٹ ہم لوگوں نے پڑھی ہے وہ تو جعفر آباد کے پاس بابر کوٹ کے پاس ہوا تھا۔۔۔

جناب رحمٰن ملک: میں اسی پر آ رہا ہوں۔ اس واقعہ کی تفصیل میں ہم نے ابھی جانا ہے۔ ظاہر ہے مختلف قسم کی reports آئی ہیں۔ There is no doubt کہ جو investigation شروع ہوئی تھی ایک اخبار کی خبر پر High Court نے *suo moto* action لیا تھا اس میں let us not forget that matter is subjudice in the court of law اور انہوں نے بھی report مانگی ہے۔ ماشاء اللہ ہمارے ہائی کورٹ کے جج کے لیول پر وہ دیکھ رہے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں انصاف ہوگا۔ During this time میں نے خود Chief Minister صاحب سے بات کی ہے۔ جو یہ رپورٹ آئی ہے میں نے آج یہ رکھ دی ہے اور میں نے دوبارہ ان سے کہا ہے کہ اس کو investigate کریں اور مجھے سب سے پہلے جتنے واقعات ہیں اور جو place of incident ہے اس کا پتا چلنا چاہیے۔ جو اموات involve ہیں ان کی پوری تفصیل alongwith details of their ID cards, ان کی parentage کیا تھی اور واقعی اس گاؤں کی رہنے والی تھیں یا نہیں۔ آپ نے دیکھا ہے کہ یہ honour killing والا مسئلہ

صرف بلوچستان کا نہیں ہے' ہمیں صرف بلوچستان کو paint نہیں کرنا چاہیے' ہمارا ایک صوبہ ہے اور honour killings پورے پاکستان میں ہوتی رہی ہیں۔ اس کے statistics میں آپ جائیں تو بہت سی آپ کو مل جائیں گی۔ میں اس سلسلے میں تھوڑی سی عرض کروں گا کہ پاکستان میں gender crime بہت زیادہ ہے۔ جب ہماری حکومت آئی تو ایک Inspector General rank کے پولیس افسر کو Pakistan National Police Bureau میں depute کیا اور اس کی ہم نے enactment بھی کر دی اور ایسے واقعات کی جو سزا ہے وہ بھی ہم propose کر رہے ہیں اور اس کو بہت جلد قومی اسمبلی میں table کر رہے ہیں۔ یہ واقعہ ہوا ہے اور آنے والے واقعات کو بھی ہم نے روکنا ہے تو naturally House میں ہم وہ enactment لائیں گے اور اس کو public کریں گے اور ظاہر ہے کہ House کی منظوری کے بعد وہ implement بھی ہوگا۔ اس لیے میں ہاؤس کو assure کرتا ہوں کہ میں نے جو reports پڑھی ہیں' یہ initial reports ہیں اور before the House is prorogued I will definitely bring the full report with the details. اب دیکھیں جب تک ہم body exhume نہیں کرتے ' یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ گلا گھونٹ کر ماری گئیں' کس وقت ماری گئیں' کون سی گولی سے ماری گئیں؟ اس لیے ہمیں تھوڑا سا وقت دیں تاکہ ہم اپنی forensic analysis complete کر لیں کیونکہ جو انکوائری ہمارے local investigation officer نے کی ہے اس کو ہم نے back up with some evidence کرنا ہے

and evidence is only the dead body and unless we exhume them, we really can not tell what is the real cause of death. And at the same time we sent three teams of police and they are all investigating and I assure the House that give me a chance, I will get back to you with full reports. Thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: سارے ممبرز اس چیز کا نوٹس لیں کہ ہائی کورٹ نے suo moto notice لیا ہے please take notice. Discrepancy ہو رہی تھی کہ نام علیحدہ

علیحدہ تھے، سرکاری رپورٹس تھیں۔ بہت سارے سوالات ہیں جو ہمارے دماغوں میں اٹھ رہے ہیں۔ رولنگ دینے سے پہلے میں کچھ اور بات کرنے لگا ہوں۔ اس دن یہ مسئلہ ایوان کے اندر اٹھایا گیا اور اس تیزی سے میڈیا نے اٹھایا جیسے خدانخواستہ ہمارے اوپر قیامت نازل ہونے لگی ہے ۔ ایسے لگ رہا تھا کہ کیلیفورنیا گولڈ رش کا معاملہ ہے کوئی خبر دینے کے لیے۔ میرے بھائیوں اور دوستوں کو یاد نہیں تھا کہ ہائیکورٹ نے suo moto notice لیا ہوا ہے۔ میں آپ کو ہلکی پھلکی بات بتاتا ہوں وہ نوٹ کریں۔ پلازہ سینما میں فلم Where the Eagles Dare لگی تھی۔ جب پہلی دفعہ اس کے لیے وہ focus کرتے ہیں تو زوردار دھماکہ ہوتا ہے۔ اگر یہ طریقہ ہے جلدی سے میڈیا میں دینے کا بغیر investigation کے تو یہ affair کو hype کرنا ہے اور اس میں یہ حالات بنانے ہیں، میں آپ کا بھائی ہوں، آپ کی وجہ سے ادھر بیٹھا ہوں، سیاست field ہے، یہ نعرے بازی بغیر تحقیق کے، اس pressure میں ہم لوگ نہیں آتے۔ ہمیں اس پر عملی طور پر سوچنا ہے۔ اگر پانچ زندگیوں کا مسئلہ ہے تو ہمیں جوابدار کو پکڑنا ہے، جوابدار کو پکڑنے کے بعد اس کو ہم نے سزا دینی ہے تاکہ اس کا تدارک ہو۔ یہ چیز اتنی ہلکی نہیں ہے۔ میرے ذہن میں ایک پروگرام ہے ۔ Leader of the House بھی بیٹھے ہیں اور بہت senior Members بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وسیم سجاد صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ اس میں بہت سے لوگوں نے کہا کہ تحقیق کریں، تبصرہ کریں پھر ان کو گرفت میں لائیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ کو idea دوں گا وہ ruling نہیں۔ اگر میرے ساتھ agree کریں گے then I shall confirm my ruling کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ جو probe ہو رہا ہے اس کے ساتھ ہماری سینیٹ کی Human Rights کمیٹی کا چیئرمین، اس کے ساتھ Interior Committee چیئرمین، اس کے ساتھ Law Committee کا چیئرمین ہو ۔ سارا probe کو overlook کریں اور پھر وہ ہمیں report دیں۔ ایک چیز میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اب اس میں جیسے آپ کہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو resolution draft کیا

گیا ہے اس میں کسی کا نام نہیں ہے۔ یہ تو تفتیش میں ہوگا۔ Resolution میں کہا گیا ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہے اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ یہ resolution ایسا ہے کہ جو ہائی کورٹ کو نہ اور کسی چیز کو متاثر کرے گا۔ یہ ایک sense of the House ہے جو express کیا جا رہا ہے تاکہ پاکستان کے عوام اور دنیا کو پتا چلے کہ اس قسم کے واقعات ہم برداشت نہیں کرسکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : لیکن جو probing team ہے اس کو supervise کرنے کے لیے آپ کو کوئی نہیں چاہیئے۔

سینیٹر وسیم سجاد : وہ آپ علیحدہ کریں۔ Sense of the House یہ ہے کہ اس واقعہ کو condemn کرتے ہیں اور جو بھی مرتکب ہیں ان کو سزا دی جائے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل : Reporting یہ ہوئی ہے کہ روپاہ شاخ ہے گوٹھ کپولا اس کے بارڈر پر نصیر آباد اور جعفر آباد کے بارڈر پر یہ واقعہ ہوا ہے۔ اس میں نصیر آباد بھی صحیح ہے اور جعفر آباد بھی صحیح ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ معمولی بات ہے میں اس علاقے کو جانتا ہوں جیسے آپ قصہ خوانی کے بازار کو جانتے ہیں، میں اس علاقے کو اس طرح جانتا ہوں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل : چھ ہفتے پہلے حکومت کی رپورٹ کہاں گئی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ اتنی جلدی کیوں پیش ہوئی ہے۔ چھ ہفتے تک میرے خیال میں "News" والوں نے انتظار کیا ہے اور چھ ہفتے کے بعد یہ آپ کے سامنے آئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : رضا صاحب! یہ چھ ہفتے کی بات کر رہے ہیں to clear the position ایک دفعہ پہلے بھی سرسری خبر چھپی ہے۔ جب قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا وہاں بھی شیری رحمٰن صاحبہ نے اس پر جواب دیا ہے۔ اس پر کافی دنوں سے investigation ہو رہی ہے۔ جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین صاحب! آپ کی suggestion سر آنکھوں پر لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم effectively کام نہیں کر پائیں گے کیونکہ

investigation بلوچستان کی حکومت اور وہاں کی پولیس کر رہی ہے اور جس طرح وہ investigate کر رہے ہوں گے اس میں تین Chairmen کا ان کے ساتھ بیٹھ کر investigation میں حصہ لینا ایک feasible and practical بات نہیں ہے۔ اسی لیے میں نے آپ سے عرض کی تھی پہلے بھی کہ Human Rights Committee of the Senate پہلے بھی ان issues کو take up کرتی رہی ہے۔ وہ on its own investigation کرے گی جس میں یقیناً بلوچستان کی پولیس، بلوچستان کی حکومت، اس علاقے کے لوگ، وفاقی حکومت، ان تمام کو وہ اس میں summon کرے یہ اس کی powers ہیں۔ جہاں تک دیگر ممبران کا تعلق ہے تو ہمیں کوئی objection نہیں ہوگا اور اگر آپ کی اجازت ہو تو میں Chairman Standing Committee سے درخواست کر لوں گا کہ دیگر سیاسی جماعتیں جن کی اس وقت اس کمیٹی میں نہیں ہے، اول تو میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ تر کی representation ہے لیکن جن جماعتوں کی نہیں ہے ان کو co-opt کرکے یا special invitees کے طور پر اس investigation میں بلایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا میری آپ سے یہ استدعا ہوگی اور آپ کے توسط سے پورے ہاؤس سے یہ استدعا ہوگی کہ اگر ہم نے اس مسئلے کی کوئی meaningful investigation Senate کے level پر کرنی ہے تو پھر ایک مکمل کمیٹی کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ تین افراد حکومت بلوچستان کے ساتھ منتھی ہو جائیں، ایسا possible نہیں ہوگا۔ لہٰذا میری ایک تو استدعا آپ سے یہ تھی۔ دوسری بات جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور وہ جناب وسیم سجاد صاحب نے جو بات کہی ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا یہ ایک joint resolution ہے اور joint resolution کی اگر wording دیکھیں گے تو انہوں نے بالکل درست فرمایا ہے۔ نہ یہ investigation کو کسی طریقے سے hamper کر رہی ہے نہ یہ investigation کو کسی خاص سمت میں lead کر رہی ہے۔

It is a resolution which condemns the incident and calls upon the Government to have a full and complete inquiry, that is the gist. It does not name a person, it does not, in any way, complicate or lead the investigation in a particular direction. Therefore, my humble request

would be that the honourable Senator be allowed to read the Resolution. It is a sense of the House and that sense of the House be conveyed in terms of condemning the incident.

Mr. Acting Chairman: Thank you. First of all, with the permission and with the sense of the House our Human Rights Committee

کے حوالے یہ سارا معاملہ کیا جاتا ہے to carry out a probe. اس میں ہر پارٹی سے ممبر co-opt کیا جائے گا تاکہ جتنی بھی ہماری پارٹیاں ہیں اس ایوان میں ان کی نمائندگی ہو جائے۔ یہ تو ہوگیا ruling کے حوالے سے۔ اب Resolution کے حوالے سے آتے ہیں' please move the Resolution. سردار جمال خان صاحب۔

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Sir, before this, I just want to make two observations. It will be for the enlightenment of the House and for the nation and it is imperative that you kindly allow me to make these observations.

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے تو ان observations کے بارے میں نہیں معلوم۔

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Sir, they are extremely relevant to the whole matter.

جناب قائم مقام چیئرمین: سوچ لیں آپ۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: نہیں' نہیں' سوچنے کی بات نہیں ہے۔ رضا ربانی صاحب نے جو بڑا حساس نکتہ بتایا کہ suo-moto, legal problem بھی نہیں ہوگا اور کوئی اور بھی نہ ہو گا۔

Sir, I totally respect what Raza Rabbani sahib has said. I get extremely

confused when the honourable Advisor on Interior, Mr. Rehman Malik gets up on the floor of the House and he takes some other names.

جب ایک FIR سے وہ کچھ پڑھتے ہیں، کچھ اور نام لیتے ہیں، ایک اور تھانے کا ذکر کرتے ہیں تو اس حساس معاملے میں مزید پیچیدگیاں اور افرا تفری بڑھتی جا رہی ہے۔ میرے ذہن میں جو بات ہے میں آج کھل کر کروں گا کہ عمرانی قوم، آپ بھی جانتے ہیں، *Umrani qaum* is a major sub-tribe of the *Khosas*.

The Chief Secretary of Balochistan is a *Khosa*. The gentleman whom the honourable Interior Advisor is deputing from the Federal Government is again a *Khosa*. I am not against the *Khosas* but this matter, I don't see any outcome coming out of it. What honourable Raza Rabbani sahib has said, I am in total consonance, the matter must go to the Human Rights Committee.

جناب قائم مقام چیئرمین: میں ایک چیز بتا دیتا ہوں آپ کو۔ I am from that province. کامران مرتضیٰ صاحب! آپ میرے ہمسائے ہیں، مجھے بات کرنے دیں۔ آپ جو کھوسہ کی بات کر رہے ہیں اور پوری lineage دیکھ رہے ہیں that must be effective in Punjab but in Balochistan, *Umranis* are independent tribe. Their names enable their own sardari. وہ خان آف قلات کے ambit میں آتے ہیں in the larger circle. اگر پرانی تاریخ دیکھیں تو they have nothing to do with the *Khosas* in Balochistan. I want to make that clear. In Balochistan the *Umranis* are independent trible and not coming under the *Khosas*. یہ میں آپ کو بتا دوں۔ جی ولی بادینی صاحب آپ پہلے بات کر لیں پھر بی بی Resolution move کریں گی۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن کو معلوم نہیں ہے، جن کو tribe کے بارے میں معلوم نہیں ہے وہ بیچ میں کود پڑتے ہیں۔ ہم ان سے

درخواست کرتے ہیں کہ مہربانی کرکے وہ پہلے صحیح معلومات لے لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ بات میں نے ان کو convey کر دی ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: پنجاب میں ہزاروں cases ہو رہے ہیں، تم لوگ کدھر سوئے ہوئے ہو۔ ادھر بلوچوں کے بڑے خیر خواہ بنے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بس ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیے۔ جی میڈم آپ move کریں۔

Resolution

Five Women were Killed in the District Naseerabad, Balochistan

Senator Bibi Yasmeen Shah: Sir, I beg to move that this House condemns the sad incident in which five women were killed in Baba Kot village, District Jaffarabad, Balochistan..........

Mr. Acting Chairman: Again you are going wrong. It is a different district madam. It is Naseerabad.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: چلیں نصیر آباد کہہ لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، یہ بڑا important ہے۔ یہ سارا investigation کا معاملہ ہے۔ You should know that. It is a separate district.

Senator Bibi Yasmeen Shah: The House demands that severe action be taken against the persons responsible and full force of the law be brought to bear against the wrong doers. Thank you sir.

Mr. Acting Chairman: Resolution is put before the House.

ویسے تو یہ unanimous ہے لیکن وسیم سجاد صاحب آپ پھر بھی ایک دفعہ دیکھ لیں۔

Senator Wasim Sajjad: This House condemns the sad incident in which five women were killed in District Naseerabad. This

House demands that severe action be taken against the persons responsible and full force of the law be brought to bear against the wrong doers. It is signed by a large number of Senators. I can see every possible party on both sides of the House......

Mr. Acting Chairman: Across the board. Across the party. O.K. It is a unanimous Resolution and it is adopted. Yes, Anwar Bhinder.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, with amendment that it is referred to the Committee on Human Rights to report within one month.

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ انور بھنڈر صاحب نے technically صحیح بات کی ہے۔

It is done as such. Thank you very much. So, we proceed next. Let us move to the Adjournment Motions.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, before we move on to the Adjournment Motions, may I draw your attention to agenda items 2, 3, 4, 5, 6, 7, if these agenda items can be taken up and then we can move on to the Adjournment Motions.

Mr. Acting Chairman: Yes, Hameedullah Jan Afridi sahib.

جناب حمید اللہ جان، آفریدی (وفاقی وزیر برائے ماحولیات): جناب چیئرمین! before moving the agenda items اگر آپ کی اجازت ہو اس دن ایک فیکڑی پر رانجھا صاحب کا point of order تھا' اس کی تھوڑی سی تفصیل بتانا چاہوں گا اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پلیز۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جناب والا! یہ 11th March کا واقعہ ہے جو کرسٹل لائن کیمیکل انڈسٹری کا تھا جس کے effluent سے پانچ بچے مارے گئے تھے ان میں سے ایک buffallo کا تھا۔ اس کی جو finding جو آئی تھی annihilation of high concentration hydrogen sulphite gas کی وجہ سے ہوا تھا۔ اس سلسلے میں Environment Minister جو اس وقت کا تھا انہوں نے یہاں floor پر اس کا نوٹس لیا تھا اور پھر 14th March Environment Minister نے DPO سرگودھا کو ایک لیٹر لکھا جس کا ریکارڈ بھی موجود ہے اس لیٹر میں انہوں نے اڑتالیس گھنٹے میں اس پر ایکشن کرنے کے لیے ان کو depute کیا۔ اس کے بعد DPO سرگودھا نے گیارہ تاریخ روزنامچہ میں 29 نمبر اس کا چالان تھا، اس میں اس نے اس کی entry کی اور اس پر کارروائی شروع ہوئی۔ اسی دوران پاک EPA Federal کی اس نے Provincial Punjab کو direction دی کہ وہ اس کی انکوائری کروائیں اور جو finidings ہیں

(اس موقع پر (جناب پریذائیڈنگ آفیسر) جناب کامران مرتضیٰ صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی: اور اس کی finding سے وزارت کو آگاہ کیا جائے۔ پنجاب EPA کی طرف سے high level committee constitute کروائی گئی جس کے چیئرمین کیمیکل انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ بھی تھے، ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری پنجاب یونیورسٹی تھے۔ ایڈیشنل سیکرٹری فوڈ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب تھے۔ ڈائریکٹر EPD پنجاب تھے۔ Center for Enviornment Studies PCSIR کے representative تھے۔ Scientific Center for Environment Studies PCSIR کے ایک اور ممبر تھے۔ Institute of Health the representative, Deputy Director LAB تھے اور DOE سرگودھا تھے۔ High level committee constitute کر دی گئی اور اس کمیٹی نے اپنی findings جمع کروا دی تھیں۔ Although کہ پنجاب حکومت کو اس وقت request کی گئی کہ Federal

EPA کا ایک representative اس کمیٹی میں شامل ہو جائے تاکہ اس finding کا صحیح پتا چلے اور مرکزی حکومت بھی اس کی گواہ ہو۔ اس لیٹر پر اس وقت کوئی ایکشن نہیں ہوا اور Federal EPA کو اس کا ممبر نہیں لیا گیا لیکن باقی جو ممبران تھے ان کی findings آگئیں اور ان کے کہنے پر یہ فیکٹری دوبارہ کھولی گئی جس کی وجہ سے further action نہیں ہوا۔ میں ریکارڈ پر یہ لانا چاہ رہا تھا کہ ایک تو اس وقت کے جو Federal Minister for Environment تھے انہوں نے بڑا timely intervention کیا جو ریکارڈ پر موجود ہے اور ان کی jurisdiction میں جتنا کچھ ہو سکتا تھا انہوں نے وہ کوشش کی لہٰذا میں یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہا تھا ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اگلے ہی دن اخبار میں کچھ Journalists نے اس کو بڑے negative طریقے سے اٹھانے کی کوشش کی although یہ گیارہ مارچ کا واقعہ ہے 18th February کو الیکشن ہوئے اور آپ کو پتا ہے کہ الیکشن کے پہلے دنوں میں ہر آدمی اپنے حلقوں میں مصروف ہوتا ہے لیکن اس کو ایسا رنگ دیا گیا کہ جیسے present واقعہ ہوا یا sitting Federal Minister کے tenure میں یہ واقعہ ہوا ہے لیکن وہ نااہل ہے اور وہ اس چیز سے aware نہیں ہے تو آپ کی وساطت سے میری journalists سے بھی یہی گزارش کہ وہ کم از کم facts and figures کو دیکھا کریں اور مشہوری کے لیے کوئی اور راستہ ڈھونڈ لیں بجائے اس کے کہ کوئی اس قسم کی negative چیزیں لکھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ریکارڈ پر clarification چاہتے ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, item No. 2,3,4,5,6 and 7 and then if we can take up the adjournment motions.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی چوہدری محمد انور بھنڈر۔ یہ ایک رپورٹ ہے lay کر لینے دیں۔ رضا محمد صاحب on behalf of Naim Hussain Chatta lay کریں گے جی۔

Laying of Report

Senator Raza Muhammad Raza: On behalf of Chairman Standing Committee on Labour Manpower and Overseas Pakistan's, I beg

to present report of the Committee on the Bill to Consolidate and Rationalize the Law Relating Permission of Trade Unions and Improvement of Relations Between Employer and Workman. The Industrial Relation Bill 2008.

Mr. Presiding Officer: The report stands presented. Item No. 2. Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure 1908 [The Code of Civil Procedure Amendment Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt, be referred to the Mediation Committee for consideration and resolution.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure 1908 [The Code of Civil Procedure Amendment Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt, be referred to the Mediation Committee for consideration and resolution.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Item No. 3. Ch. Muhammad Anwar Bhinder to move.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I beg to move that under Sub-rule 2 of Rule 3 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee the following members may be nominated for

consideration and resolution on the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (amendment) Bill, 2008] as passed by the Senate and not passed by the National Assembly.

1.	Senator Dr. Khalid Ranjha	Chairman
2.	Senator. Engr. Rukhsana Zubari	Member
3.	Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan	Member
4.	Senator Saadia Abbasi.	Member
5.	Senator Muhammad Azam Khan Swati	Member.
6.	Senator Naeem Hussain Chattha.	Member
7.	Senator Dr. Safdar Ali Abbasi.	Member
8.	Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder (Mover)	Member

Mr. Presiding Officer: It is moved under Sub-rule (2) of Rule 3 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee the following members may be nominated for consideration and resolution on the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (amendment) Bill, 2008] as passed by the Senate and not passed by the National Assembly. The name of the members as proposed

1.	Senator Dr. Khalid Ranjha	Chairman
2.	Senator Engr. Rukhsana Zuberi	Member
3.	Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan	Member
4.	Senator Saadia Abbasi.	Member
5.	Senator Muhammad Azam Khan Swati	Member.

6. Senator Naeem Hussain Chattha. Member

7. Senator Safdar Ali Abbasi. Member

8. Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder Member

(Mover)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: بعض پارٹیوں کے دو دو اور بعض کا ایک بھی نہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: The fact is that the Committees are not formed by the parties. But the committees are prerogative of the Chairman to form the committee and that is the rule.

Senator Haji Muhammad Adeel: It is your prerogative. You can change.

Mr. Presiding Officer: I think the change is not required.

حاجی صاحب' this House has already passed the Bill.

(مداخلت)

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین! ہمارے علاقے میں ایک طریقہ ہے ہم عید کو یا کوئی اور ایسا دن ہو ہم خیرات کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : تو آپ میرے بیٹھنے کو عید کا دن سمجھ رہے ہیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : ذرا میری بات سن لیں۔ وہ ایک جگہ مسجد کے حجرے میں لا کر پھر اس کو تقسیم کرتے ہیں۔ تقسیم کے لوگوں میں ایک ایسا شخص تھا کہ اس نے اپنے بیٹے کو اس گوشت سے، ہم گوشت دیتے ہیں' اس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ یہ لے لو تاکہ تمہارا ظاہر ہو جائے۔ اس کے بیٹے نے لے لیا۔ دوسری بار بھتیجے کو کہا کہ تم لے لو تاکہ تمہارا ظاہر ہو جائے۔ اس طرح آخر میں ایک بچہ اٹھا کوئی ہمیں بھی دے دو تاکہ ہمارا بھی ظاہر ہو جائے۔ عرض یہ ہے جناب والا! With due respect. جناب والا! آپ دیکھیں کہ تین کمیٹیاں ہیں اور اس میں وہی ممبران ہیں۔ ہم اپنے ممبران کا احترام کرتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : یہ normally ایسے ہوتا نہیں ہے - Normally جو committees بن کے آتی ہیں اور یہ mediation committee ہے ' کوئی ایسی Political committee یا وہ کمیٹی نہیں ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ قانون پاس ہو رہا ہے۔ اس قانون میں اپنی ideology ہے جناب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : Sir اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ ideology Dowry Bill میں تو نہیں آ سکتی اور یہ قانون یہاں سے پاس ہو کے گیا ہے اور اس وقت یہاں پر سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ اس سے پہلے یہ قانون committees کے اندر تھا۔ committees میں بحث ہوئی ہے۔ پھر یہ قانون یہاں پر پاس ہوا ہے اور جب پاس ہوا ہے تو تمام ممبران اس میں بولے ہیں۔ تمام ممبران جنہوں نے اپنی amendments دینی تھیں انہوں نے amendments دی ہیں۔ بہر حال اس controversy میں جائے بغیر

I would like to move an amendment sir and the amendment, is, in agenda Item No.3, at Serial No.2, the name of Mrs. Rukhsana Zuberi may be dropped and the name of Mr. Haji Adeel may be added

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : حاجی صاحب اور مندوخیل صاحب اس میں کوئی ایسا problem نہیں تھا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ problem ہے ' with due respect.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : چلیں اب یہ settle ہو گیا ہے -

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب! یہ settle ہو گیا ہے let's move on sir.

Mr. Presiding Officer: I put the motion before the House.

(The motion was adopted).

Bill: The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2008

Mr. Presiding Officer: It has been moved under rule 3(2) of

the Rules of Conduct of Business of Mediation Committee, the following members may be nominated for consideration and resolution on the Bill further to amend the Code of Civile Procedure 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly, the names of the members as amended are as follows:

1.	Senator Dr. Khalid Ranjha	Chairman
2.	Senator Haji Muhammad Adeel	Member
3.	Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan	Member.
4.	Senator Saadia Abbasi	Member.
5.	Senator Muhammad Azam Khan Swati	Member.
6.	Senator Naeem Hussain Chattha	Member.
7.	Senator Dr. Safdar Ali Abbasi	Member
8.	Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder (Mover)	Member

Mr. Presiding Officer: I put the motion before the House.

(The motion was adopted).

Mr. Presiding Officer: Sir, Item No. 4, Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

Bill: The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2008.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that the Bill to provide for Restriction on dowry and marriage gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2008], as passed by the

Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt, be referred to the Mediation Committee for consideration and resolution.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that the Bill to provide for Restriction on dowry and marriage gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2008], as passed by this House and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt, be referred to the Mediation Committee for consideration and resolution.

(The motion was adopted.)

Mr. Presiding Officer: Ch. Muhammad Anwar item No.5.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir,

اگر اس میں کوئی change کرنا ہے تو Leader of the House فرما دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ربانی صاحب! اس میں as a good gesture پھر مندوخیل صاحب کا نام کر لیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, in place of No. 7, Raza Muhammad Raza may be added.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that under of Rule 3(2) of the Rules of Conduct of Business of the Mediation Committee the following members may be nominated for the consideration and resolution on the Bill to provide for restriction on dowry and marriage gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National

Assembly:-

1.	Senator Dr. Khalid Ranjha	Chairman
2.	Senator Engr. Rukhsana Zuberi	Member
3.	Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan	Member
4.	Senator Saadia Abbasi	Member
5.	Senator Muhammad Azam Khan Swati	Member
6.	Senator Naeem Hussain Chattha	Member
7.	Senator Raza Muhammad Raza	Member

and the mover sir.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mine is a large party. It is second or third largest party here. We have six members. We should all be treated equally. Justice must be given to us.

Senator Mian Raza Rabbani: There is yet another commission, yet another committee. I am making the amendment thereon.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: اگلے میں پھر لے آئیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تیسری ایک اور کمیٹی بھی ہے۔ اس کے بعد seven number پر آرہا ہے، مشہدی صاحب۔

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under Rule 3(2) of the Rules of Conduct of Business of the Mediation Committee, the following members may be nominated for the consideration and resolution on the Bill to provide for restriction on dowry and marriage gifts [The Dowry and Marriage Gifts (Restriction) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly:-

1.	Senator Dr. Khalid Ranjha	Chairman
2.	Senator Engr. Rukhsana Zuberi	Member
3.	Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan	Member
4.	Senator Saadia Abbasi	Member
5.	Senator Muhammad Azam Khan Swati	Member
6.	Senator Naeem Hussain Chattha	Member
7.	Senator Raza Muhammad Raza	Member
8.	Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder	Mover.

(The motion was adopted.)

Mr. Presiding Officer: Item No. 6, Bhinder Sahib.

Bill: The Limitation (Amendment) Bill, 2008.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Thank you. Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2008] as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt, be referred to the Mediation Committee for consideration and resolution.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt, be referred to the Mediation Committee for consideration and resolution.

(The motion was adopted.)

Mr. Presiding Officer: Item No.7, Bhinder Sahib.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that under rule 3(2) of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee, the following members may be nominated for consideration and resolution on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رضا صاحب اس میں کوئی amendment کریں گے؟

Senator Mian Raza Rabbani: I would propose that in place of Dr. Khalid Ranjha the name of Senator Mashhadi be added.

Senator Col (R) Tahir Hussain Mashhadi: Dr. Ali Muhammad Brohi, please from our side.

Senator Mian Raza Rabbani: Dr Muhammad Ali Brohi's name may be added.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: amendment کے ساتھ ہی پڑھ لیجئے پھر amendment کے ساتھ ہی ہو جائے گا۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جی جناب۔

1.	Senator Muhammad Ali Brohi	Chairman.
2.	Senator Engr. Rukhsana Zuberi	Member
3.	Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan	Member
4.	Senator Saadia Abbasi	Member
5.	Senator Muhammad Azam Khan Swati	Member
6.	Senator Naeem Hussain Chattha	Member
7.	Senator Dr. Safdar Ali Abbasi	Member

and the mover.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under rule 3(2) of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee the following members may be nominated for consideration and resolution on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [the Limitation (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly.

1.	Senator Dr. Muhammad Ali Brohi	Chairman.
2.	Senator Engr. Rukhsana Zuberi	Member
3.	Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan	Member
4.	Senator Saadia Abbasi	Member
5.	Senator Muhammad Azam Khan Swati	Member
6.	Senator Naeem Hussain Chattha	Member
7.	Senator Dr. Safdar Ali Abbasi	Member
8.	Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder	Member

(The motion was adopted).

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, Item 1-P which are Adjournment Motions. Therefore, Adjournment Motions that have been moved by Prof. Khurshid and other Senators and Maulana Gul Naseeb and other Senators which are basically pertaining to the situation in FATA, Swat, Dir and Bajaur and if they can move their Adjournment Motions, we have no objection. We can start the discussion straightaway.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو اس میں طے کر لیا ہے کہ کون move کرے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! یہ بھی move کریں گے اور-----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں۔ ایک ہی move کرے گا۔ دونوں تو move نہیں کریں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: نہیں جناب! کیونکہ دونوں میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جی، علیحدہ علیحدہ move کریں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: سارے club together ہو جائیں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے جی۔ عبد الرازق خان صاحب آپ اسی سلسلے میں بولنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر عبد الرازق: نہیں جناب! میں operation کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن درہ آدم خیل میں اس وقت جو operation ہو رہا ہے وہ سوات کے operation سے ہٹ کے ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو آپ اپنا نام اسی پر دے دیجئے۔

سینیٹر عبد الرازق: جناب! درہ آدم خیل کا جو ہے وہ سوات سے ہٹ کے ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں۔ سوات سے تو ہٹ کے ہے مگر اس operation کا حصہ تو ہو گا۔ اسی پر آپ اپنی بات کر لیجئے گا۔ FATA کا ذکر ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب! اگر وہ specifically سوات پر بات کر رہا ہے تو میری یہی گزارش ہے کہ -----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: immediately ان دو movers کے بعد آپ کو موقع دے دیتے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میرا نمبر سب سے پہلے ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! بولنے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا گل نصیب خان

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ معزز ایوان معمول کی کارروائی روک کر باجوڑ اور سوات کے operationسے پیدا شدہ صورت حال پر سیر حاصل بحث کرے۔ شکریہ۔

Adjournment Motion

Operation in Swat, Bajaur and Other Places of FATA

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: پہلی motion۔

I seek the leave of the House to move that the killing of at least 37 people and brutality against people of Pakistan in the Bajaur Agency on Friday the 8th August, 2008 is a disastrous assault of human rights and the democratic process in the country. This has shocked the entire nation and disgraced Pakistan the world over.

This is a matter of paramount national importance. I therefore request that the normal business of the House may be suspended to discuss this matter.

اور اس کے ساتھ میری ایک اور بھی ہے۔ جس میں میرے ساتھ Prof. Muhammad Ibrahim Sahib, Dr. Said, Dr. Kausar Firdaus Sahiba and Ms. Afia Zia بھی شامل ہیں and this deals with the situation in the NWFP, particularly the areas of Swat, Bajaur and other places of FATA. So, it covers the whole issue.

سینیٹر میاں رضا ربانی: مولانا گل نصیب صاحب نے جو motion move کیا ہے۔

He has four other co-movers in that motion and I would like to bring their names on record. They are Maulana Gul Naseeb Khan, Sahibzada

Khalid Jan, Maulana Abdul Ghafoor Haidri, Maulana Rahat Hussain and Mr. Abdul Rashid. We have no objection Mr. Chairman, for the motions to be discussed in the House at this moment.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو آج ہی اس کو discuss کریں گے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, we can start the debate straightaway and all these motions are clubbed together.

Mr. Presiding Officer: Right.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: I have not taken the name of Komeli Sahib because he is not here and there is nobody to move the motion, otherwise I am ready to club that, as well. Since he is not here and under the rules he has to move it and nobody else can move it. But I have no objection to that motion.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: اس discussion میں کرم ایجنسی کو لیا جائے۔

Senator Mian Raza Rabbani: In the discussion, it can come I may say.

Mr. Presiding Officer: Maulana Gul Naseeb Khan, please.

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں انتہائی اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا اور یہی ایک وقت ہے کہ جس میں ہم ملک کے مسائل، مشکلات اور پیش آنے والے واقعات سے ایوان کو آگاہ کر سکیں اور اسی ایوان کے ذریعے سے ہم ان مسائل اور مشکلات کا حل ڈھونڈیں۔

محترم جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت باجوڑ کے مسلمانوں پر کیا گزر

رہی ہے ۔وہاں پر جیگوار بمبار طیاروں سے بمباری کی گئی ہے اور حکومت کی اطلاعات کے مطابق دو اڑھائی لاکھ مسلمان وہاں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔ اس سے پہلے آپ کو معلوم ہے کہ سوات میں کئی مہینوں سے آپریشن جاری ہے اور تقریباً ایک ڈویژن آرمی آپریشن میں حصہ لے رہی ہے اورحکومت کے اعداد و شمار کےمطابق پانچ سو لوگ ایسے ہیں جو مزاحمت کار ہیں ۔ تقریباً ایک سال گزرنے کے باوجود وہاں پر حالات معمول پر نہیں آئے ہیں ۔

محترم جناب چیئرمین ! اس وقت جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان، قرم ایجنسی، خیبر ایجنسی، باجوڑ ایجنسی اورمہمند ایجنسی اور FR کا ایک پورا سلسلہ ہے یہ کوہاٹ ہے اور کئی SRFR اور بھی ہیں اور پشاور بھی ہے ۔ اس وقت یہ صورت حال بنی ہوئی ہے کہ علاقہ جگملائی بازار سمیت تین مربع کلو میٹر پورے علاقے کو مسمار کیا گیا ہے اور تین کلو میٹر مربع کے علاقے پر کوئی آبادی نظر نہیں آ رہی ہے ۔اسی طرح سے علاقہ سپنکرزئی چھ کلو میٹر لمبائی اورتین کلو میٹر چوڑائی کے فاصلے پر پوری آبادی کو مسمار کیا گیا، بلڈزو کیا گیا۔جہاں پر کسی قسم کی کوئی آبادیاں اس وقت نظر نہیں آ رہی ہیں اور پورے بازار کو ختم کیا گیا ہے ۔علاقائی خیصور دو اڑھائی کلو میٹر، مربع میل کے فاصلے پر کوئی بازار اور آبادی نظر نہیں آ رہی ہے اور اس کو مسمار کیا گیا ہے ۔ 2003ء میں جنوبی وزیرستان کے لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے تھے اور تقریباً ۸۰ ہزار لوگ اس علاقے سے چلے گئے تھے ۔ 2004ء میں محسود قبائل کے خلاف کارروائی کی گئی اور تقریباً ہزاروں خاندان وہاں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ محترم جناب چیئرمین !اس وقت کرم ایجنسی میں اور پارہ چنار میں ایک ایسی لڑائی اور جنگ کو متعارف کیا جا رہا ہے ۔وہ بظاہر شیعہ اور سنی کے درمیان لڑائی ہے ۔فرقہ وارانہ لڑائی ہے اور فرقہ وارانہ فسادات اس کو کہا جا رہا ہے لیکن اب تک ہماری معلومات یہی ہیں کہ وہاں سنیوں کو معلوم نہیں ہے کہ کیوں سنیوں کی آبادی اور علاقوں کو مارا جا رہا ہے اورشیعوں کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ شیعہ علاقوں اور آبادی کو کون مار رہا ہے اور کرم ایجنسی سے بھی ہزاروں قبائل جو ہیں وہ نقل مکانی پر مجبور ہو کر اپنے علاقے کو چھوڑ چکے ہیں اور اب تک تقریباً سینکڑوں کی تعداد میں وہ لوگ اس قضیے میں کام آئے ہیں اور مارے گئے ہیں، شہید کئے گئے ہیں۔جناب چیئرمین! اسی طرح خیبر ایجنسی میں دو متحارب گروپ لڑ رہے ہیں اور اب تک سینکڑوں مسلمان اس میں مارے گئے ہیں اور کام آئے

ہیں-----

(اس مرحلے پر اذان مغرب سنائی دی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نماز مغرب کے لیے ۱۵ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(نماز مغرب کے لیے ۱۵ منٹ کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی گئی۔)

(نماز مغرب کے بعد اجلاس جناب پریذائیڈنگ آفیسر (سینیٹر کامران مرتضیٰ) کی زیر صدارت شروع ہوا)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا گل نصیب صاحب' continue کریں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ جیسا کہ بات ہو رہی تھی کہ اب تک خیبر ایجنسی کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں دو متحارب گروپ ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہیں اور تقریباً دو سال گزر چکے ہیں' وہاں پر حکومت کی کسی قسم کی writ اور عملداری نظر نہیں آ رہی۔ تیراہ پر ایک فریق کا قبضہ ہے جبکہ باڑہ پر دوسرے فریق کا قبضہ ہے اور وہاں کے باشندوں کے مال' جان' آبرو اور عزت کی کسی قسم کی گارنٹی نہیں ہے۔ جو جس وقت چاہے اور جس حال میں چاہے' جس کو چاہے خط لکھے اور کسی کو بھی راستے سے پکڑ کر لے جائے۔ جناب چیئرمین! یہی حالت مہمند ایجنسی میں بھی ہے' وہاں پر بھی writ of the government تقریباً ختم ہو چکی ہے اور وہاں پر بھی جس وقت بھی' جو کوئی' جس کسی کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہے' اس کے لیے حکومت کی طرف سے کسی قسم کی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔ اب تک وزیرستان سے لے کر باجوڑ تک کے تقریباً لاکھوں کی تعداد میں لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ 2003, 2004, 2005, 2006, 2007 and 2008 کا پورا دورانیہ قبائل پر انتہائی کرب و الم کا گزرا ہے۔ اس وقت باجوڑ پر بمباری کی گئی ہے' لوئی سم جہاں پر طالبان کا کنٹرول تھا' جب آپریشن کیا گیا تو بمباری اور شیلنگ کا لوئی سم کی بجائے کوٹکی اور جنت شاہ کو ٹارگٹ بنایا جا

رہا ہے۔ اسی طریقے سے خار کے ارد گرد ان کا قبضہ ہے لیکن جب حکومت بمباری کرتی ہے تو وہ ترنہ درہ پر بمباری کرتی ہے۔ اب تک باجوڑ پر بمباری میں 300 civilians شہید کر دیے گئے ہیں۔ جب بھی باجوڑ پر بمباری کی جاتی ہے تو اس میں civilians اور عام مسلمان بمباری کی زد میں آتے ہیں اور TV پر پٹی چلتی ہے کہ اتنے شرپسندوں کو مارا گیا جو وہاں کے رہنے والے عام اور معزز شہری ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد وہاں رہتے تھے' ان علاقوں پر بمباری کی جاتی ہے اور پورے پورے خاندانوں' چھوٹے چھوٹے بچوں اور خواتین کو شہید کیا جاتا ہے۔ جناب والا! پھر ان کو شرپسندوں کے لقب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جناب والا! یہاں پر بات کی گئی کہ خواتین کو زندہ درگور کیا گیا لیکن محدود تعداد میں اور اس کا پتا لگایا جائے گا لیکن وہاں پر سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں بے گناہ شہریوں کو مارا جا رہا ہے۔

جناب والا! اس کے بعد جب یہی صورت حال settled areas میں پیش آتی ہے تو آپ پھر ہنگو کی صورت حال دیکھیں' جناب والا! ہنگو سے تقریباً سینکڑوں خاندان نقل مکانی کر گئے' ہجرت پر مجبور ہو گئے ہیں اور ان کو لوگوں نے دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ جیسے ہی وہ خاندان گھروں سے نکلے تو سر چھپانے کے لیے وہاں جگہ نہیں تھی اور جہاں کرائے پر جگہ مل رہی تھی تو اس کے ساتھ جو ہوا' اس پر حیرانگی ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت بھی ہنگو میں یہ صورت حال ہے کہ بظاہر کسی کی جان و مال محفوظ نہیں ہے جس وقت چاہے جو چاہے' کسی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس طریقے سے سوات میں یہ جو settled area ہے اور جہاں پر باقاعدہ Government ہے' وہاں پر بھی writ of the Government نظر نہیں آ رہی اور کسی کی جان و مال محفوظ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ایک زمانے میں ہم کشمیر کی جنگ لڑ رہے تھے' کسی طریقے سے لڑ رہے تھے لیکن یہ معلوم تھا کہ مخالف سمت میں ایک ملک ہے' ہندوستان ہے لیکن ہمیں یہاں پر یہ معلوم نہیں ہے کہ ہماری لڑائی کس کے ساتھ ہے' ہمیں قوم کے ساتھ لڑایا جا رہا ہے' ہماری لڑائی کس کے ساتھ ہے۔ جناب چیئرمین! اس جنگ کے جو مقاصد بتائے جا رہے ہیں' وہ بالکل نہیں ہیں' ہم سمجھ رہے ہیں کہ America مستقل بنیادوں پر یہاں جنوبی ایشیا میں آنا چاہتا ہے اور اس کے آنے کے لیے حالت جنگ کی ضرورت ہے۔ جب تک حالت جنگ نہ ہو' America

یہاں پر مستقل بنیادوں پر قدم نہیں جما سکتا۔ لہٰذا، پہلے انہوں نے افغانستان پر حملہ کیا، وہ اب پاکستان اور پاکستانی area کو حملے کی زد میں لا رہے ہیں۔ معلومات کے مطابق امریکی NATO forces نے 43 حملے بغیر پوچھے باقاعدہ ان علاقوں میں کیے۔ جناب چیئرمین! 2003 سے یہ سلسلہ جاری ہے، اسی حکومت کے دوران تقریباً تین حملے ہوئے ہیں جبکہ اس کی مذمت بھی ہوئی ہے اور اس کی مخالفت بھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! خارجی دباؤ اتنا زیادہ ہے کہ کوئی ایک جماعت کسی ایک پارٹی کی حکومت اس دباؤ کو برداشت کرنے کی position میں نہیں ہے۔ لہٰذا، قومی لیڈروں نے قومی حکومت کی تشکیل کا تصور دیا تاکہ سارے معاملات کو Parliament میں لایا جائے اور Parliament کے ذریعے سے ملک کے مسائل کے بارے میں ایک رائے آجائے اور قوم اپنی ایک position واضح کرے۔ 18 فروری 2008 تاریخ کے election کے بعد قوم نے یہ فیصلہ دے دیا کہ قومی معاملات کو قوم ہی کے ذریعے سے حل کرنے کی روش اختیار کی جائے۔ جناب چیئرمین! اس وقت یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اس کو صرف پاکستان حل کر سکتا ہے، اس کو صرف ایک پارٹی حل کر سکتی ہے، اگر America یہاں پر آنا چاہتا ہے اور مستقل بنیادوں پر آنا چاہتا ہے تو وہ وسطی ایشیا کے معدنی ذخائر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ وسطی ایشیا کے محفوظ تجارتی راستوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، وہ چین کی بڑھتی ہوئی اقتصادی قوت کو control کرنا چاہتے ہیں اور وہ پاکستان کے ایٹمی اثاثہ جات تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے پوری لڑائی ہے اور یہ پوری منطق ہے اور پورا قضیہ سامنے لایا جا رہا ہے۔ لہٰذا! پاکستان اس وقت اس position میں ہے کہ کل چین میں لڑائی ہونے والی ہے، اگر چین ان حالات کو نہ سمجھے، دو دن بعد ایران پر حملہ ہونے والا ہے، اگر ایران ان حالات کو نہ سمجھے اور روس اس وقت وسطی ایشیا کے ذخائر تک America کے پہنچنے کا راستہ نہ روکے گا تو جناب چیئرمین! اس خطے میں صرف پاکستان نہیں بچے گا، صرف مسلمان نہیں بچے گا بلکہ پورا region مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہو جائے گا۔

لہٰذا، ہماری اپنی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ اس جنگ کو خطے کی جنگ قرار دے اور خطے کو اعتماد میں لے۔ اس خطے کو region کے طور پر ایک block بنائے اور وہ America

سے باقاعدہ مطالبہ کرے اور اقوام متحدہ میں اس پر بحث ہو تاکہ America یہاں سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔ ہمارا گلہ اس وقت یہی ہے کہ یہ لڑائی ہمارے ملک کے اندر اور قبائل کے اندر لڑی جا رہی ہے، اس جنگی فلسفے سے ہم نے اپنے تمام پڑوسیوں کو ناراض کیا ہوا ہے۔ یہ جنگی فلسفہ پہلے مشرقی سرحد پر تھا اور ہم نے ہندوستان کے ساتھ باقاعدہ دشمنی کی حد تک چلے گئے تھے اور اسی دشمنی، اسی لڑائی اور اسی جنگی فلسفے کی وجہ سے، ہمارے حکمرانوں کی غفلت کی وجہ سے جناب چیئرمین! یہ ملک دو لخت ہو گیا۔ ہماری یہی armyاور فوج نے بنگلہ دیش میں یہ نعرہ لگایا کہ ہمیں لوگوں کی ضرورت نہیں، ہمیں زمین کی ضرورت ہے، اب ان کے ساتھ نہ زمین ہے اور نہ لوگ ہیں۔ میرے خیال میں کل یہ نعرہ قبائل میں بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ہمیں لوگوں کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں زمین کی ضرورت ہے اور مشکل نہیں ہے کہ پھر یہ لوگ بھی نہ رہیں اور پھر وہ زمین بھی ہمارے ساتھ نہ رہے، اللہ نہ کرے۔

جناب چیئرمین! جہاں پر آپ زمینی فوج کے ذریعے سے حالات control نہیں کر سکتے، آپ FC کے ذریعے سے حالات control نہیں کر سکتے، آپ police کے ذریعے سے حالات control نہیں کر سکتے۔ جب آپ بمبار طیاروں کے ذریعے سے اپنے ملک کے اندر حالات control کرتے، پھر حکومت کو سوچنا چاہیے کہ وہ عمرانی معاہدہ جس کے ذریعے سے حکومت کی جا سکتی ہے، یہ لوگ اس کے مستحق ہیں کہ آپ اس پر حکومت کریں جہاں پر آپ بمبار طیاروں سے گولے گراتے ہیں۔ لہٰذا، اس عمرانی معاہدے کو دوبارہ قوم کے پاس لے جانا چاہیے۔ جناب چیئرمین! ہمیں جس بات پر اپنی انتظامیہ اور اپنی Establishment سے گلہ ہے، وہ ہم کسی ایک سیاسی حکومت کے گلے نہیں ڈال سکتے، وہ ایک سیاسی leader کے گلے نہیں ڈال سکتے، Establishment کا ایک طریقہ کار ہے۔ آپ ہمارے ملک کے اندر دیکھیں کہ یہ وہاں سوات میں 500 شدت پسندوں کو control کرتے ہیں تو جناب چیئرمین! 50000 army ایک division army سوات میں گئی ہوئی ہے اور تقریباً ایک دو سال گزر گئے ہیں اور وہ پانچ سو لوگوں کو control نہیں کر سکے۔ جناب چیئرمین! ہماری آرمی کے پاس جدید سائنسی ٹیکنالوجی پر مبنی تمام اسلحہ موجود ہے، تمام وسائل موجود ہیں لیکن کہتے ہیں کہ باہر سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ میں بصد احترام عرض کرتا ہوں کہ مولانا فضل اللہ صاحب سوات کے رہنے والے ہیں، وہ وہاں کا

انتہائی ذمہ دار باشندہ ہے، ان کی زمین ہے، ان کے گھر ہیں، ان کے چچا ہیں، ان کے ماموں ہیں، وہ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ ان کا ایک واضح مطالبہ ہے کہ یہاں پر نفاذ شریعت کا اعلان کیا جائے۔ یہ خطہ آئین سے زمین تھا، یہ بے قانون تھا، وہاں پر نفاذ شریعت و عدل کا اعلان کیا جائے لیکن حکومت کے وعدوں پر وعدے، اعلانات پر اعلانات اور لوگوں کو یہ موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ لہذا مالاکنڈ ڈویژن کے قوم سے، سوات کے لوگوں سے صلح ہوئی ہے، معاہدہ ہوا ہے۔ چار شرائط لگائی گئی تھیں کہ یہاں پر نفاذ شریعت کا اعلان کیا جائے، فوج کو واپس بلایا جائے، تمام مقدمات کو واپس لیا جائے اور اب تک جو لوگ جیلوں میں ہیں ان کو رہا کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری حکومت سے درخواست ہے کہ ان معاملات پر غور کیا جائے اور اس کو مزید نہ الجھایا جائے۔ وہاں پر کسی کی مال و جان محفوظ نہیں ہے، تمام تعلیمی ادارے بند ہیں بلکہ ان کو اڑا دیا گیا ہے۔ حکومت کسی تعلیمی ادارے کو تحفظ نہیں دے سکتی، کسی معزز شخص کو تحفظ نہیں دی سکتی۔ آپ حیران رہ جائیں گے کہ ہمیں دیر میں بلایا گیا اور ہم سے یہ پوچھا گیا کہ اس فوجی چھاؤنی پر رات کو میزائل فائر کیے گئے ہیں، یہ کس نے کیے ہیں۔ جناب چیئرمین! جب پہاڑی سے پرائے لوگ میزائل فائر کر رہے ہیں تو ٹھیک ٹھاک نشانہ لگاتے ہیں اور جب اِس طرف سے میزائل داغے جاتے ہیں تو civil آبادی اور مسجد کو نشانہ بنایا جاتا ہے، یہ صورتحال ہے۔ اس حد تک ہم پہنچ گئے ہیں کہ جب ہم چھوٹے بچے ہوا کرتے تھے تو کھیلتے تھے تو یہ ہوا کرتا تھا کہ کوئی گاڑی چلانے کا طریقہ سیکھتا تھا، کوئی آبادی بناتے رہتے تھے یا کوئی دوسرا کام کرتے تھے لیکن اب صورتحال یہ بن گئی ہے کہ ہمارے چھوٹے بچے بندوقیں اٹھا کر یہ کہتے ہیں کہ ہم فوجیوں کو ماریں گے۔ اس ملک کی معزز فوج کو اس حد تک پہنچا دیا گیا کہ قوم سے اور قوم کے بچوں سے ان کے لیے نفرت پیدا کر دی گئی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! اب صورتحال یہ ہے کہ پورے ملک میں اس وقت تک تقریباً 31 خود کش حملے صرف ایک سال میں ہوئے ہیں اور ان خودکش حملوں میں تقریباً 342 لوگ مارے گئے ہیں، ان میں تقریباً 50 سے زیادہ سرکاری اہلکار پولیس اور فوجی ہیں۔ اب تک 825 لوگ اپاہج ہو گئے ہیں اور جو کہ زخمی ہیں اور ہسپتالوں میں پڑے ہیں، کسی کا پاؤں نہیں ہے، کسی کا ہاتھ

نہیں ہے، کسی کی آنکھیں نہیں ہیں۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے ملک پر کسی غیر ملک کی آرمی حملہ کر کے ہمارے قوم کے بچوں کو مار رہی ہے۔ یہ لوگ جس وقت باجوڑ سے آئے تو ہم ان کیمپوں میں گئے، ثمرباغ، منڈا، جنڈول اور خزانہ کے کیمپوں میں گئے، ایک کیمپ میں افراد کی تعداد دس ہزار تک ہے اور اس پوری دس ہزار کی آبادی کے لیے ایک بھی لیٹرین نہیں۔ خواتین کے قضائے حاجت کے لیے جانے کا کوئی انتظام نہیں۔ وہاں پر پانی کے لیے بھی یہی صورتحال تھی، صرف چاول پکائے جاتے تھے اور ان کو کھانے کو دیا جاتا تھا تو وہاں پر ہیضہ کی وباء پھوٹ پڑی۔ جب دو، تین اور چار دن ان کو غسل کرنے کا کوئی موقع نہیں ملا تو جلد کی بیماری پھوٹ پڑی۔ جناب چیئرمین! آپ حیران رہ جائیں گے کہ جب میں زاخیل کے کیمپ میں گیا تو اس چڑھتی دھوپ میں خواتین اور بچے ٹینٹ میں بیٹھے تھے اور وہاں پر پنکھے کا کوئی انتظام نہیں تھا، چار پانچ خواتین ایسی تھیں کہ جو بے ہوش ہو گئی تھیں اور ان کو drip لگی ہوئی تھی، یہ صورتحال ہے۔

جناب چیئرمین! ہم اپنے ملک کے لوگوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں، ان کو پتا ہی نہیں ہے کہ کون آ رہے ہیں اور کیسے مارے جا رہے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ دیر سے لے کر پشاور تک اور پشاور سے لے کر ڈیرہ اسمٰعیل خان تک، چترال سے لے کر اسلام آباد تک کوئی ایک civilian بھی روڈ پر اسلحہ نہیں لے جا سکتا۔ جس جگہ میں آباد ہوں اس کا نام چک درہ ہے، وہاں ایک دریا بہتا ہے اور لوگوں کے پاس شکار کھیلنے کے لیے چھرے دار ٹوپک ہوتا ہے، عصر کے وقت بہت سے لوگ مجھے آ کر بتاتے ہیں کہ پولیس نے ہم سے وہ چھرے دار ٹوپک لے لیا اور ان پر پرچہ کر دیا ہے۔ آپ سفارش کریں۔ قوم کے ساتھ تو یہ رویہ ہے کہ ایک تمنچہ یا چھرے دار ٹوپک بھی ان کو رکھنے نہیں دیتے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انتظامیہ کے ہوتے ہوئے لوگوں کے پاس بندوقیں بھی ہوتی ہیں، گاڑیاں بھی ہوتی ہیں اور ان کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوتی اور پھر کہتے ہیں کہ دنیا کے شرپسند یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کیسے شرپسند آئے ہوئے ہیں، جب آپ لوگ ہاتھ نہیں ڈالتے اور آپ لوگ اس حوالے سے پوری خاموشی سے کام لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! سوات میں ایک MPA کے بھائی اور اس کے دو بیٹوں کو نکال کر مارا گیا، میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ وہاں آرمی کی چھاؤنی ہے، وہاں پر پولیس کی چوکی ہے

اور وہ خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہے اور ان کو مار دیا گیا۔ ہم اس وقت حیران ہیں کہ جب ہم قوم کے پاس جاتے ہیں تو وہاں پر لوگ ہمیں گریبان سے پکڑتے ہیں کہ کہاں سے یہ گولیاں برس رہی ہیں، کہاں سے ہم پر حملے ہو رہے ہیں اور جب یہاں حکومت میں آ جاتے ہیں تو یہ صورتحال بن جاتی ہے کہ یہاں پر establishment ہماری فریاد کو کوئی حیثیت نہیں دیتی۔ جناب چیئرمین! ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ گزشتہ حکومت کی کارستانی ہے، یہ اس حکومت کی کارستانی ہے، ہماری establishment نے کسی ایک پڑوسی ملک سے بھی تعلقات اچھے نہیں رکھے ہوئے۔ ایران ہم سے ناراض ہے، چین نے ابھی تک ہم سے دوستی رکھی ہوئی ہے، انڈیا ہم سے ناراض ہے، روس ہم سے ناراض ہے۔ لہذا میری گزارش اور درخواست یہ ہے کہ جنگی بنیادوں پر ان پڑوسی ممالک کو راضی کیا جائے اور region کے مفادات کے لیے ان لوگوں کو آگے لایا جائے، یہ صرف ہم نہیں کر سکتے۔ اس وقت یہ صورتحال ہے کہ یہ ہماری بدقسمتی کہیں یا خوش قسمتی کہیں کہ طالبان کے جیلوں میں جو لوگ ہیں وہ بھی ہمارے علاقے سے تعلق رکھنے والے FC کے اہلکار یا پولیس والے ہیں، ان کے لوگ ہمارے گھروں میں آ رہے ہیں اور رو رہے ہیں، ان کے بیوی اور بچے رو رہے ہیں کہ ہمارے بچوں کو آزاد کراؤ۔ جو لوگ حکومت کے جیلوں میں ہیں وہ بھی civilian لوگ ہیں، civilian لوگوں کو پکڑا جا رہا ہے، انہیں زد وکوب کیا جا رہا ہے اور ان کے خلاف case بنایا جا رہا ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ یہاں پر طالبان آیا ہے اور اس نے آپ کے گھر میں کھانا کھایا ہے۔ اس لیے آپ کو جیل جانا ہوگا، آپ کا گھر مسمار کیا جائے گا۔ جناب چیئرمین! یہ کوئی طریقہ ہے۔ ہم نے ابتداء سے ہی ملک کے سیاسی استحکام کے لیے کام نہیں کیا۔ یہ ہماری کمزوری ہے، ہم نے اقتصادی طور پر ملک کو مستحکم اور مضبوط نہیں کیا۔ ہم نے اپنی قوم کی تربیت اس انداز سے نہیں کی کہ وہ ایک ایسی قوم بن کر ابھرے جو دیانت دار، سچائی پر مبنی، حقائق کو جاننے والی تعلیم یافتہ ہو اور ہم اس قوم کو وہ سوسائٹی دے سکیں تاکہ دنیا اس کو قبول کرے۔

جناب چیئرمین! ہم نے ہمیشہ یہاں کرپشن اور رشوت کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ جو بڑے بڑے لوگ ہیں انہوں نے ہمیشہ اس ملک کو لوٹا ہے لیکن ان میں سے کسی کو اب تک سزا نہیں ہوئی ہے، ان کے قرضے معاف کیے جا رہے ہیں اور لوگوں میں جب یہ صورت حال

بنتی جا رہی ہے تو پھر بغاوتوں کا سلسلہ شروع ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب! میں آپ کو مبارک باد دینا چاہوں گا کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا ہے اور اسی حوالے سے اب ہم تراویح بھی پڑھیں گے اور عشاء بھی، میں آپ کو نہیں روکتا، آپ دیکھ لیں حیدری صاحب بھی شاید پانچ منٹ بات کرنا چاہ رہے ہیں، اگر آپ تھوڑا سا اختصار کر لیں۔ ابھی تھوڑا وقت ہے پانچ دس منٹ ہم بڑھا لیتے ہیں ویسے مجھے کہا یہ گیا تھا کہ 8.30 پر ختم کر لیں۔ یہ چاند والا پٹھان کا message ہے، پٹھان کو تو چاند نظر آنا ہی ہے۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب! یہ خوش آئند ہے۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ All Parties Conference بلائیں -----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب! حیدری صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، اگر ان کو موقع دیں۔ جی حیدری صاحب، کیا کہنا چاہ رہے ہیں کیا کوئی خاص بات ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: آپ نے چاند کی مبارک باد دی کہ رمضان المبارک کا چاند نظر آیا ہے۔ میرے خیال میں وقت بہت ہی کم رہتا ہے بس مولانا گل نصیب خان صاحب اپنی گزارشات پیش کر لیں۔ پھر ہمارے پاس وقت نہیں رہتا کیوں کہ تراویح بھی پڑھنی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پھر ان کو پانچ منٹ اور دے دیتے ہیں۔ جی مولانا صاحب۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لیے ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کے متحمل نہیں ہیں۔ اس وقت حکومت سے درخواست ہے کہ وہ آل پارٹیز کانفرنس بلائے۔ ایجنڈا صرف قبائل اور صوبہ سرحد کی صورت حال ہو اور امن و امان اور writ of government ہو۔ جناب چیئرمین! میری یہ بھی گزارش ہے کہ اس بنیاد پر ہم اس حکومت کے ساتھ ہیں اور چل رہے ہیں اور رہیں گے کہ خارجہ پالیسی کو پارلیمنٹ میں لایا جائے اور پارلیمنٹ کے ذریعے سے اس کو لاگو کیا جائے۔ اگر امریکہ ہمارے مخالف

ہو جائے اور ہمیں مار دے ' اگر آزادی اور اپنے اصولوں پر مار دے تو کوئی پرواہ نہیں لیکن یہ کیا کہ ہم ان کی مانیں بھی اور وہ ہمیں ماریں بھی' یہ بہت بڑی پریشانی کی بات ہے اور اس میں مشکلات ہیں۔ جرأت سے کام لینا چاہیے۔ اس وقت یہ صورت حال ہے کہ ہم ان کی کتنی بھی منت سماجت کریں ' ہم نے افغان قوم کو اس کے لیے قربان کیا ' اپنے پڑوسیوں کو قربان کیا ' اپنی جمہوریتوں کو قربان کیا ' اپنے ملکوں کی سلامتیوں کو قربان کیا لیکن آج بھی وہی امریکی فوج اس پاکستان کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی بلکہ انتہائی میلی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے اور اس مسئلے کو سامنے رکھیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ ملک کی سلامتی اور صوبہ سرحد کی writ of government اور وہاں کی صورت حال پر توجہ دینی چاہیے۔ خارجہ پالیسی پارلیمنٹ میں بنائی جائے ' میں اس کے لیے حکومت کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں پھر اپوزیشن رہے گی ' اپوزیشن والے آپ سے پہلے ہوں گے اور انشاء اللہ لڑنے کے لیے تیار ہوں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ مولانا صاحب! کل گیارہ بجے تک ہم اس کو adjourn کریں۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: کل بارہ بجے تک ملتوی کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں بگٹی صاحب! آپ کو بارہ بجے زیب نہیں دیتے۔ یہ آپ کے لیے مناسب نہیں ہیں۔ Now, we adjourn the House for tomorrow at 11.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Thursday, 2nd September, 2008 at 11.00 a.m.]